Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 42

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

15 رشوال 1429 ہجری 16 راخاء 1387 ہش 16 راکتوبر 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ آپ اِن دنوں فرانس کے دورہ پر ہیں احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرانس میں مسجد مبارک کا افتتاح فرمایا

مساجد جہاں ہمیں ایک خدا کے حضور جھکنے والا بناتی ہیں وہیں خدا کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں

تعمیر مساجد کے اغراض و مقاصد پر مبنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۰؍اکتوبر ۲۰۰۸ء بمقام مسجد مبارک پیرس۔ فرانس

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ۔ (سورۃ الاعراف:۲۸) کی تلاوت کی۔

پھر فرمایا: الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو اپنے فضل سے پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا کی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد مزید مسجدوں کے لئے پیش خیمہ بن جائے اور جماعت کی مضبوطی کا باعث ہو۔ آئندہ احباب جماعت کے اندر مساجد کی تعمیر کے لئے قربانیوں کا شوق بڑھے اور تعمیر کے لئے صرف شوق ہی نہیں بلکہ روح بھی پیدا ہو جس سے مساجد کی تعمیر کے مقاصد پورے ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم کو فرانس میں نہایت خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ اگر چہ اوپر منارے وغیرہ بنانے پر پابندیاں ہیں۔ مگر انشاء اللہ یہ پابندیاں بھی دور ہو جائیں گی۔ پہلے یہاں پر مسجد کی تعمیر پر بلکہ ہال میں نماز پڑھنے پر لوگ مخالفت کرتے تھے اور علاقے کے وہی میئر جو پہلے اس مخالفت میں پیش پیش تھے بعد میں انہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں مدد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان کا سینہ مزید کھولے کہ وہ احمدیت کے پیغام کو سمجھنے والے بنیں۔ تو یہ جو اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے اور ہم جو مانگ رہے ہیں اس سے بڑھ کر دے رہا ہے یہ اس کا ہم پر عظیم احسان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُوۡحِیۡ اِلَیۡہِمۡ مِنَ السَّمَاءِ صرف اپنوں کو مددگار بنانے کے متعلق نہیں ہے بلکہ غیروں کو بھی مددگار بنانے کے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت پر جو اپنے فضل نازل فرما رہا ہے اس سے ہمیں اس کا شکر گزار بندہ بننا چاہئے اور شکر گزاری کا اظہار ہم اس طرح کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہو۔ مساجد کی آبادی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہو اور پہلے سے بڑھ کر تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔ مسجدیں جہاں ایک خدا کے حضور جھکنے والا بناتی ہیں وہاں ہمیں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔

ہر احمدی کو یہ مقاصد اپنے پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ آج کل دنیا کی سوچیں اور لغویات انسان کو خدا کی یاد سے دور رکھے ہوئے ہیں بلکہ نماز کے دوران بھی انسان اپنی سوچوں میں ہی غائب ہوتا ہے۔ الفاظ تو دہرا رہا ہوتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہم جو اس زمانہ کے امام کو ماننے والے ہیں۔ ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئیں۔ نہایت توجہ اور انہماک سے نمازیں پڑھیں اور سوائے اشد مجبوری کے مسجد میں آکر نمازیں پڑھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت حاصل کرے اور اس کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ (سورۃ الذّٰریٰت) جو اس اصل مقصد کو مد نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کی فکر میں ڈوبا رہتا ہے تو ایسے شخص کو سوائے اس کے کہ کچھ دن مہلت دیکر واپس بلا لیا جائے اور کیا ہے...!

پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرے۔ اگر عبادت بجالاتا ہے مگر دل اس کی یاد میں نہیں لگتا تو ایسی عبادت کس کام کی۔ پس ایسی عبادتوں کا حصول ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے تب ہی ہم اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں۔ ورنہ مسجدیں تو دوسرے بھی بنا رہے ہیں اور ان کی مساجد خوبصورتی کے لحاظ سے ہم سے زیادہ اعلیٰ ہوتی ہیں۔

فرمایا: اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ احمدیوں کی ذمہ داریاں بھی بڑھ گئیں ہیں۔ اب مسلمانوں اور غیر مسلمانوں سب کی توجہ آپ کی طرف پھرے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس مسجد کے حوالے سے جماعت کا تعارف کرانے کی توفیق عطا فرمائے اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے۔

اب آپ کو تین طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہے ایک تو پہلے سے بڑھ کر عبادتیں کرنی ہیں اور پہلے سے بڑھ کر عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہیں دوسرا چیلنج تبلیغ

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹؍دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان و سیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آئے دن ہونے والے یہ بم دھماکے......!

ہندوستان، پاکستان کے مختلف شہروں میں ہونے والے بم دھماکے اب ایک معمول بنتے جارہے ہیں۔ ہر انصاف پسند اور انسان دوست ایسے ظالمانہ افعال کی مذمت کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ لیکن جس طرح یہ ظالمانہ کردار روز مرّہ کا معمول بن گئے ہیں اسی طرح مذمت کرنا بھی بس ایک معمول بن کر رہ گیا ہے ہر تنظیم یہ سوچتی ہے کہ ایسے کام کی اگر اس کی طرف سے مذمت نہ ہوگی تو باقی کیا سوچیں گے اس لئے بہر حال ایک چھوٹا سا مذمتی بیان ضرور داغ دینا چاہئے۔

اُدھر پاکستان ٹیلی ویژن دیکھنے سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ وزیرستان، کرم ایجنسی باجوڑ ایجنسی و دیگر علاقوں کے بم دھماکوں، فوجیوں کے اغواء اور قتل و غارت کی خبریں یوں دیتا ہے جیسے یہ ایک عام بات ہو۔ مسلم تنظیمیں دہشت گردی کے ایسے گھناؤنے کردار کی مذمت کرتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان تمام سانحوں میں مسلم نوجوان ہی ملوث پائے گئے اور انہی کے نام سامنے آتے ہیں۔ مسلم تنظیمیں دہشت گردی کی مذمت تو کرتی ہیں لیکن ساتھ پکڑے گئے مسلم نوجوانوں کو معصوم بتا کر ان کے خلاف ہونے والے ظلم پر صدائے احتجاج بھی بلند کرتی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دہشت گردی کے کام اور بم دھماکے صرف مسلمانوں کی طرف سے ہی نہیں ہوتے بلکہ غیر مسلم بھی اس کام میں ملوث ہیں۔ نکسلائٹ، ماؤوادی، رنبیر سینا، لٹے اور اسی طرح دیگر تنظیمیں، مسلم تنظیمیں نہیں ہیں لیکن وہ خود کو ہندو بھی نہیں کہتیں۔ مگر یہاں معاملہ بالکل الگ ہے جن واقعات میں مسلم نوجوان پکڑے گئے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ خود اس کی ذمہ داری لیتے ہیں بلکہ اس کو مقدس جہاد سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان تنظیموں کے کام بھی جہاد اور اسلام سے جڑے ہوئے ہیں اور یہ سب کے سب مسلم مدرسوں سے فارغ التحصیل ہوئے ہیں چنانچہ احمد آباد بم دھماکوں میں پکڑا گیا ابوالبشر دیوبندی مدرسہ کا ہی فارغ التحصیل ہے اسی طرح یہ تمام ملزمین بھی ہندوستان کے کسی نہ کسی دار العلوم سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور ان مدرسوں میں ان کو سکھایا بھی یہی جاتا ہے کہ ہمارا کام ہے کہ اسلام کو ہر صورت میں غالب کریں اور اس کے غلبہ کے لئے جہاد کریں۔ بڑی عجیب بات ہے کہ یہ نوجوان جب اپنے مدرسوں کے سیکھے ہوئے سلیبس پر عملی جامہ پہناتے ہیں تو پھر ان کے استاد ان کے کاموں کی مذمت کرتے ہیں اور ایک طرف مذمت کرتے ہیں تو دوسری طرف انہیں معصوم گردانتے ہیں۔ اب آپ اسے منافقت نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے۔ ایک طرف آپ ایک کام کے کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور اسے اسلامی جہاد کہہ کہ سکھا رہے ہیں اور جب جہاد ہو جاتا ہے تو اس کی مذمت کرتے ہیں۔

یہی جہاد پاکستان میں بھی ہو رہا ہے پاکستان کے مختلف مذہبی مدارس کے نوجوان اپنے مدرسہ کے سلیبس سیکھ کر اور تھانوی صاحب اور مودودی صاحب کی نصائح پڑھ کر کارزار جہاد میں اُترتے ہیں تو وہاں کی حکومت ان پر بم برساتی ہے ان پر گولے داغتی ہے چنانچہ پاکستان میں، سوات میں، باجوڑ میں، وزیرستان میں، کرم ایجنسی میں، بلکہ پورے مغربی پاکستان میں عجیب قسم کا جہاد ہو رہا ہے ایک طرف مدرسوں کے پڑھے ہوئے طالبان جہاد کر رہے ہیں تو دوسری طرف پاکستانی فوج ان کے خلاف جہاد کر رہی ہے اور اگر پاکستانی فوج اپنے جہاد میں کچھ سستی کرتی ہے تو امریکہ کی طرف سے اُس کو ڈانٹ پڑتی ہے بلکہ وہ از خود ان علاقوں میں آکر مجاہدین کی خبر لیتا ہے۔ حیرت ہے کہ یہ عجیب غریب جہاد ہو رہا ہے۔ جہاد کرنے والے بھی مسلمان ہیں اور جہاد کی مخالفت کرنے والے بھی مسلمان ہیں۔ اور ایسے مجاہدین جو خودکش حملے کرتے ہیں ان کی جیب میں جنت کی ٹکٹیں ڈالی جاتی ہیں۔

حد یہ ہے کہ یہی جہاد اب ہندوستان میں بھی شروع ہو چکا ہے اور آئے دن ہندوستان کے مختلف شہروں میں بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ اس میں ایک بدقسمتی کا پہلو یہ ہے کہ ان انتہا پسندوں کے خلاف جب سخت قوانین بنانے کی آوازیں اُٹھتی ہیں تو ووٹوں کی سیاست کے مدّ نظر ملکی سالمیت کے ساتھ بھی کھلواڑ کیا جاتا ہے۔

حال ہی میں ہندوستان میں مختلف جگہوں پر جب بعض انتہا پسندوں کی طرف سے احمدیوں پر حملے ہوئے تو اس موقع پر بھی بعض مفاد پرست سیاستدانوں کے دباؤ میں حکام نے مظلوم احمدیوں پر ظلم کرنے والوں کے خلاف کاروائی میں مصلحت دکھائی۔ یہی حال ابھی حال ہی میں سہارنپور میں بھی ہوا ہے۔ لیکن ہمیں کہنے دیجئے کہ ایک کمزور جماعت پر ڈھایا گیا ظلم ایک دن جب ناسور بن کر پھوٹے گا تو شاید بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ لہٰذا وقت رہتے ان انتہا پسندانہ کاروائیوں پر روک لگائی جانی بہت ضروری ہے۔ ہم اس موقع پر صاف کہیں گے کہ ایسی کاروائیاں صرف مسلم انتہا پسندوں کی طرف سے نہیں بلکہ ہندو انتہا پسندوں کی طرف سے بھی ہو رہی ہیں جبکہ حال ہی میں ازیسہ میں مظلوم عیسائیوں کی املاک کو نقصان پہنچایا گیا اور ان کے گرجوں کو توڑا گیا۔ ہندو حضرات اپنی کن مذہبی کتب کی روشنی میں عیسائیوں کے گرجے جلا رہے ہیں۔ یہ وہ جواب دیں......؟ لیکن مسلم دہشت گرد تو یہ دھماکے دیوبندی و جماعت اسلامی کے بانی علماء کے نظریات کے عین مطابق کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے دیوبندیوں کے حکیم الامۃ اور مجدد الملّت اشرف علی تھانوی صاحب اس جہاد کے متعلق کن خیالات کا اظہار فرماتے ہیں:

’’دلائل اس کے شاہد ہیں کہ خالی نماز روزے سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال و جہاد ہے۔‘‘

(اسلامی حکومت و دستور مملکت افادات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی انتخاب ترتیب محمد زید مظاہری ندوی صفحہ ۶۲ مطبوعہ ۱۹۱۸ء ناشر ادارہ افادات اشرفیہ ہتھوڑا۔ باندہ یوپی)

پھر مذکورہ کتاب میں ہی تھانوی صاحب جہاد کی غرض و غایت درج ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

’’جہاد اسلام کے غلبہ کے لئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہو سکتا جب چاہے اس کو روک سکتے ہیں اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔‘‘ (ایضاً صفحہ ۴۶۵)

اب سنئے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب اپنی جماعت ’’جماعت اسلامی‘‘ کے قیام کی کیا غرض و غایت بتاتے ہیں لکھتے ہیں:

’’یہ کوئی مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔‘‘

اور مذہبی تبلیغ کی بجائے فوجداری کے اصول کیوں اپنانے چاہئیں اس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ مذہبی تبلیغ میں تو نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناکام ہو گئے تھے پھر مجبوراً آپ کو بھی تلوار پکڑنی پڑی تھی۔ لکھتے ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے وعظ و تلقین کا جو مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا مضبوط دلائل دیئے واضح حجتیں پیش کیں فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا۔ اللہ کی جانب سے محیّر العقول معجزے دکھائے اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا... لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے، روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں اور صرف یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہیں رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے کے بعد باز رکھتی ہے۔

عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔‘‘ (الجہاد فی الاسلام تالیف سید ابوالاعلیٰ مودودی شائع کردہ دفتر رسالہ ترجمان القرآن ذیلدار پارک اچھرہ لاہور-پاکستان)

یہ وہ سلیبس ہے جو مدرسوں میں ان نوجوانوں کو پڑھایا جاتا ہے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے سو سال قبل فرمایا تھا کہ چونکہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی و مسیح موعود کی نشانی یہ بتائی تھی کہ اس کی آمد کے بعد مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ صحیح بخاری میں اس کے لئے خاص طور پر یضع الحرب کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ چونکہ مَیں وہی مسیح و مہدی ہوں لہٰذا اب سے تلوار کی جنگ کا خاتمہ ہے لیکن نفوس کے پاک کرنے کا جہاد جاری ہے اور اس خاتمے کی وجہ آپ نے یہ بتائی کہ قرآن مجید میں جہاد بالسیف کی جو شرائط بیان کی گئی ہیں اس دَور میں وہ مفقود ہیں۔ ہاں حکم موجود ہے اگر کسی وقت وہ شرائط پوری ہوئیں تو امام وقت کے حکم سے ہی جہاد ہوگا۔ لیکن موجودہ صورت میں وہ التواء میں ہے اور آپؑ نے اس کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

یہ حکم سن کر بھی جو لڑائی کو جائے گا...... ☆ ...... وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

چنانچہ آج ہم ڈنکے کی چوٹ پر یہ اعلان کرتے ہیں کہ جو جو بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کی نافرمانی کرتے ہیں۔ وہ یقیناً کافروں سے اور آپس میں بھی ایک دوسرے سے سخت ہزیمت اُٹھا رہے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ آپ نظر اُٹھا کر دیکھ لیں......! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

’’کیا خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم خواہ مخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اس کو جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے، غافل پا کر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں یا بندوق سے اس کا کام تمام کر دیں۔ کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یوں ہی بے گناہ، بے جرم، بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے۔ کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے۔ نادانوں نے جہاد کا نام سن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۳)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بالخصوص مسلم علماء کی آنکھیں کھولے کہ وہ امت کو تباہی کے گڑھے میں لے جانے کی بجائے عافیت کے اس حصار کی طرف لائیں جو خدا تعالیٰ نے ان کے لئے بھیجا ہے۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اور اس لحاظ سے یہ مساجد ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا بہت اہم حصہ ہیں اور ہونی چاہئیں۔

گزشتہ پانچ سال میں جرمنی میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کی توجہ مساجد کی تعمیر کی طرف بہت زیادہ ہوئی ہے۔

ہمیں مساجد کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اور ان مسجدوں کی تعمیر سے فائدہ اٹھانا ہے جس کی طرف آج کل آپ کی توجہ ہوئی ہوئی ہے تو ان برائیوں سے بچیں اور اُن نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلاتے ہوئے حکم فرمایا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 15 راگست 2008ء بمطابق 15 ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام ہمبرگ (Hamburg) (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

قُلْ اَمَرَ رَبِّىْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (الاعراف:30)

عموماً جرمنی کے جلسہ سے پہلے میں جب بھی جرمنی آیا ہوں، فرینکفرٹ کے علاوہ کہیں دوسری جگہ نہیں جاتا، نہ گیا ہوں۔ بلکہ اس دفعہ جلسہ جرمنی جلدی ہو رہا ہے اس لئے لندن سے بھی جرمنی کے لئے جلد روانہ ہونا پڑا اور UK کے جلسے میں باہر سے جو مہمان آئے ہوئے تھے ان سے ملاقاتیں بھی بڑی تیزی سے کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ خاصی بڑی تعداد UK میں اس دفعہ پاکستان سے بھی اور دوسرے ملکوں سے آئی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بہت سارے لوگ ملاقاتوں سے رہ بھی گئے کیونکہ جلد جرمنی آنا پڑا۔ ایک تو وجہ ایک ہفتہ پہلے جرمنی کا جلسہ سالانہ اس دفعہ منعقد ہو رہا ہے۔ دوسرے امیر صاحب جرمنی کا بڑا زور تھا کہ ہمبرگ آئے ہوئے بڑا عرصہ ہو گیا اس لئے یہاں کا بھی دورہ ہو جائے اور یہاں قریب ہی مساجد بھی بنی ہیں ان کا افتتاح بھی ہو جائے۔ گویا دو مساجد کا افتتاح ہو گا۔ ایک تو کل ہو چکا ہے جو سٹاڈے میں بیت الکریم ہے اور دوسرے کل انشاء اللہ واپسی پر ہینوور (Hannover) میں بیت السمیع کا افتتاح ہو گا۔

کیونکہ رمضان بھی اس سال جلدی آ رہا ہے اس لئے جلسہ کے بعد جو مساجد کے افتتاح کے پروگرام عموماً ہوا کرتے ہیں، ان کو پہلے کرنا پڑ رہا ہے۔ ظاہر ہے جلسہ کے بعد پھر رکنے کا سوال نہیں تھا۔ تو بہرحال آج مساجد کے موضوع پر ہی میں بات کروں گا۔

مساجد جیسا کہ ہم جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اور اس لحاظ سے یہ مساجد ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا بہت اہم حصہ ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر میں کوشش کرتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی ہو سکے خود جا کر ان مساجد کا افتتاح کروں۔ گزشتہ پانچ سال میں جرمنی میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کی توجہ مساجد کی تعمیر کی طرف بہت زیادہ ہوئی ہے اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی روشنی میں جماعت کو اس طرف توجہ بھی دلاتا رہتا ہوں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہاں بھی جماعت کو متعارف کرانا ہے، اسلام کی تبلیغ کرنی ہے اور اسلام کی حسن و خوبی سے مزین تعلیم کو لوگوں تک پہنچانا ہے، وہاں مسجد کی تعمیر کر دو۔ جس سے اپنی تربیت کے بھی مواقع ملیں گے اور تبلیغ کے بھی مواقع ملیں گے۔ اللہ کرے کہ جب بھی ہم کسی مسجد کی تعمیر کا سوچیں اور اس کی تعمیر کریں یہ اہم مقاصد ہمیشہ ہمارے سامنے رہیں۔ پس اس حوالے سے اگر ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا اپنا جائزہ لیتا رہے گا تو مساجد کی تعمیر سے فیض پانے والا ہو گا۔

ایک وقت تھا جب ہمبرگ میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ احمدیوں کی تعداد بھی محدود تھی اور وہ مسجد ضرورت کے لحاظ سے کافی تھی۔ علاقے کے لوگوں پر بھی اس مسجد کا بڑا اچھا اثر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہے لیکن پھر ضرورت کے پیش نظر جماعت کی تعداد بڑھی تو آپ لوگوں نے ایک بڑی جگہ جو "بیت الرشید" کے نام سے موسوم ہے وہ خریدی، جس میں بڑے ہال بھی ہیں اور ایک مسجد کا حصہ ملا کے شاید ہزار بارہ سو تک نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور پہلے جب بھی میں آیا ہوں تو میں نے دیکھا ہے کہ مسجد پوری بھری ہوتی ہے۔ نزدیکی جماعتوں کے لوگ بھی جمعہ پڑھنے کے لئے آ جاتے تھے تو مارکی لگانی پڑتی تھی۔ تو وہ جگہ بھی چھوٹی پڑ جاتی تھی بلکہ اس دفعہ تو کل میں دیکھ رہا تھا کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں پر بھی وہ جگہ چھوٹی تھی اور لوگ باہر نمازیں پڑھ رہے تھے اس لئے آج یہاں اس ہال میں جمعہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم چھلانگ لگا کر جب بڑی چیز بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے ضرورت کو اور بڑھا دیتا ہے اور جب تک ہم خالص اس کے بندے ہوتے ہوئے یہ کوشش کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کریں اللہ تعالیٰ بھی ضرورتیں بڑھاتا چلا جائے گا اور جماعت انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔ پس ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں مساجد کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور وہ کوشش کس طرح ہو گی؟ وہ کوشش اس طرح ہو گی جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس طرح کوشش کرو۔ وہ طریق بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے، ترجمہ اس کا یہ ہے کہ تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو اور دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارو۔ جس طرح اُس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسجد میں آنے والوں کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہر مومن کا پہلا فرض ہے کہ وہ اعلان کرے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ اور انصاف کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ سورۃ نساء آیت 59 میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ-اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ- اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (سورۃ النساء آیت :59) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یعنی جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہاں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک مومن کا انصاف کا معیار اس وقت قائم ہوتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کا حق کس طرح ادا ہوگا اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہے، ہم اس کو واپس کر دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

ایک دوسری جگہ آپؑ نے فرمایا کہ اس حق کے ادا کرنے کا حقیقی حق تو آنحضرت ﷺ نے ادا فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی اور جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اَتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی، نبی امی، صادق و مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 صفحہ 161-162۔ مطبوعہ لندن)

پس یہ ہے وہ انصاف کا اعلیٰ ترین معیار جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ لیکن یہ اُسوہ قائم فرما کر ہمیں بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق یہ حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہمیں حکم ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کا جو اُسوہ ہے وہ ہی قابل تقلید ہے۔ وہ کامل نمونہ ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے کی تم نے کوشش کرنی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ ہم اُس وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خدا نے ہمیں دیا اسے واپس دیں یا واپس دینے کی کوشش کریں۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو اُسوہ قائم فرمایا اس پر چلنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں کیونکہ آپ نے ہی اللہ تعالیٰ کی امانت کو اللہ تعالیٰ کو لوٹانے کا صحیح حق ادا کیا اور اس کے لئے کوشش کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے اور یہی ایک مومن ہونے کی نشانی ہے۔ اور جب یہ سوچ پیدا ہوتی ہے تو تب ہی انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور ہوں گے۔

سورۃ اعراف میں اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ کہہ کر جس انصاف کا حکم دیا گیا ہے وہ دو طرح قائم ہوتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر کے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو اس کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کر کے، اس کی دی ہوئی امانتوں کو اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کو واپس لوٹاتے ہوئے۔ اور دوسرے بندوں کے درمیان عدل قائم کر کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان دونوں باتوں کے لئے جو کوشش ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ جو کامیابی ملنی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملنی ہے۔ اس لئے جب مسجد میں آؤ تو اپنی توجہات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھو۔ نماز کے لئے کھڑے ہو تو خالص ہو کر اس کو پکارو، اس سے فضل مانگو کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے اور آپس کے تعلقات میں بھی عدل قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کسی کے حقوق غصب کرنے سے بچاتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ جو ایسی عبادتوں کے ادا کرنے والے ہوں گے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ یہی خالص عبادتیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے صرف ظاہری چیز نہیں دیکھتا یا دیکھ رہا بلکہ اس کی بڑی گہری نظر ہے دلوں کے اندرونے کو بھی دیکھ رہا ہے، انسان کی پاتال تک سے وہ واقف ہے۔ اسے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اے اللہ مَیں تیرے لئے خالص ہو کر سب کچھ کر رہا ہوں، اس لئے میری دعاؤں کو قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بصیر ہوں، مَیں اسے بھی دیکھ رہا ہوں جو تمہارے دلوں میں ہے۔ مَیں تمہاری اس نیت سے بھی واقف ہوں جس سے تم نے امانتیں لوٹائیں، جس سے تم نے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نمازیں ادا کیں۔ اس پر بھی میری گہری نظر ہے جو عدل کے تقاضے تم نے میرے حکموں پر چلتے ہوئے پورے کرنے کی کوشش کی۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ نمازوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’موٹی بات ہے قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنِ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان پر جو احسان کئے ہیں اُن کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپ میں سے بہت سارے یہاں ہیں، اپنے جائزے لیتے رہیں، اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کو گنتے رہیں تو تبھی صحیح عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

فرماتے ہیں کہ ’’اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اُسی کی عظمت اور اُسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اُسی کی محبت میں محو ہو جاوے‘‘۔ (الحکم جلد 11 نمبر 38 مورخہ 24/اکتوبر 1907ء، صفحہ 11۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ الاعراف آیت 30)

تو یہ چیز ہے کہ آپ نے اس طرح کہا کہ نماز میں توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

اور اس کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں نظر آتی ہے۔ کیونکہ ہمارے لئے وہی اُسوہ حسنہ ہے، یعنی کامل اسوہ ہے۔ اور آپ کا اللہ تعالیٰ میں فنا ہونے کا ایسا اعلیٰ مقام تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے یہ اعلان کروایا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) یعنی تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ان کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے۔ یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے۔ اور نیز اس کے بندوں کے آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو‘‘۔ اور اس مرنے سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں ’’غرض اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا اور دُعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جور و جفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ الانعام آیت 163)

پس جب ایک اللہ کا بندہ، خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جائے گا یا ہونے کی کوشش کرے گا، ایک مومن جب آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کو سامنے رکھے گا تو اس کا اس کے علاوہ کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ خدا تعالیٰ کا حقیقی عابد بنے اور اس کی مخلوق کی خدمت کے لئے انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہا ہو۔ اُس حقیقی تعلیم سے دنیا کو روشناس کروائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعے اتاری ہے تاکہ حقیقی عدل دنیا میں قائم ہو اور جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بھی توجہ دے رہا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے بھی تمام تقاضے پورے کر رہا ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ اپنے نفس کے تزکیہ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والا نہ ہو اور اس طرف اس کی توجہ نہ ہو اور اس میں ترقی کرتے چلے جانے والا نہ ہو۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل اور آنحضرت ﷺ کے اُسوہ پر چلنا ایک انسان کو وہ مقام عطا کرتا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے تو ایک پاک اور معصوم روح کی صورت میں حاضر ہوتا ہے۔

اِس مقام اور مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سورۃ النحل میں اس طرح حکم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ۔ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (النحل:91) یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم عبرت حاصل کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ طریق مزید کھول کر بتا دیئے جس سے انسان خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کر سکتا ہے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بندوں کے حق بھی ادا کر سکتا ہے اور اپنے نفس کا تزکیہ بھی کر سکتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے کا۔

اس آیت کے پہلے حصہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو۔ یعنی اس کا لحاظ رکھو۔ ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں، کوئی بھی محبت کے لائق نہیں، کوئی بھی توکّل کے لائق نہیں کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت اور ربوبیّت خاصہ ہر یک حق اسی کا ہے‘‘۔ وہی خالق ہے ہمارا۔ کل کائنات کا خالق ہے، اس میں رہنے والی ہر چیز کا خالق ہے۔ اس لئے وہی اس لائق ہے کہ اُسی پر توکل کیا جائے۔ فرمایا اور قیومیت اسی کی ہے وہ قائم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جس چیز کو اس نے پیدا کیا اَجَلِ مُسَمّٰی تک اس کی زندگی رکھتا ہے۔ ربوبیّت اسی کی ہے۔ وہی ہے جس نے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہمارے لئے انتظامات کر دیئے اور ہماری زندگی کو سہولت سے گزارنے کے بھی انتظامات فرما دیئے، تمام چیزیں اس نے مہیا فرما دیں۔ تو فرمایا کہ توکّل کے لائق اور کوئی چیز نہیں ’’کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت اور ربوبیّت کے خاصہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی‘‘۔ اگر یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ میرا ربّ ہے، اللہ تعالیٰ سے محبت سب سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرنی تو یہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عدل ہے جو تم نے قائم کر لیا۔ ’’پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متأدب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے‘‘۔

عدل سے ترقی کرو گے تو پھر احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرو فہم حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس کو پھر پکڑتے ہوئے، اس کی محبت میں کھو جاؤ۔ اس کے

احسانوں کا ذکر ہر وقت تمہاری زبان پر رہے۔

''بعد اس کے اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلّف اور تصنّع دور ہو جائے اور تم اس کے لئے ایسے جگری تعلق سے یاد کرو جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ سے محبت پھر بے غرض محبت ہو جائے یہ نہیں کہ مشکل میں گرفتار ہوئے تو مسجدوں میں آنا شروع کر دیا اور لمبے لمبے سجدے شروع ہو گئے اور عبادتیں شروع ہو گئیں اور جہاں آسانیاں ملیں اور کشائش ملی پیسے کی فراوانی آئی۔ تو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے نمازوں کو بھول گئے عبادتوں کو بھول گئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں ''اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے''۔ اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو بجائے اس کا بدلہ لینے کے اصلاح اگر نیکی سے ہوسکتی ہے تو نیکی کرے ''اور اس کی آزار کے عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے''۔ جو تکلیف تمہیں دی ہے اس کے عوض میں اس کو خوشی پہنچانے کی کوشش کرو ''اور مروّت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے''۔ یہ ہے احسان۔

''پھر بعد اس کے اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع سے خیر خواہی بجا لاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدت قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے''۔ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے، ایک قریبی دوسرے قریبی سے جس طرح نیکی کرتا ہے اس طرح نیکی کرو۔ یہ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی ہے۔'' سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو۔ بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشوونما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکرگزاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو''۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ550-552۔ مطبوعہ لندن)

یہ وہ خوبصورت تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے پہلے حصہ کی کی ہے جو اُس انصاف کی وضاحت کرتی ہے جس کی ایسے شخص سے توقع کی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر اس کی عبادت کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اُس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا اور ہم اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری اور جس کی حقیقی فہم و ادراک ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا۔ پس اگر ہم صرف زبانی دعووں تک رہتے ہیں اور اپنی عملی حالتوں کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں تو ہمارے یہ دعوے کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس میں جو میں نے اس اقتباس میں سے بیان کیا تھا کہ تین نیکیاں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا ہو رہا ہے اور بندوں کا بھی۔ لیکن اس آیت کے دوسرے حصے میں تین برائیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور ایک انسان جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہو اس سے کبھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ یہ برائیاں بھی کر سکے جن کا ذکر اس آیت میں آیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ عبادتیں ان چیزوں سے، ان برائیوں سے دور لے جانے والی ہیں۔ اگر انسان خالص ہو کر عبادت کرے اور نمازیں پڑھے تو ان چیزوں سے دور ہٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ ایک کے بعد دوسری نیکی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے تا کہ نیکی کے معیار بڑھتے چلے جائیں اور ایک وقت ایسا آئے جب بندہ خالصتاً خدا تعالیٰ کا ہو کر اس کی مرضی کے مطابق کام کرے اس کی رضا کے حصول کے لئے اس کی ہر حرکت ہو۔ وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ ان نیکیوں کے حصول کے لئے برائیوں کے خلاف جہاد بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ برائیاں ان نیکیوں کے بجالانے میں روک بنتی رہیں گی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فحشاء سے بچو، فحشاء کے لفظ میں ان بدیوں کی طرف اشارہ ہے جن کا صرف بدی کرنے والے کو پتہ ہو۔ دوسروں کو اس کا علم نہ ہو یا کافی حد تک وہ برائی دوسروں سے چھپی ہو۔ پس جب ایک انسان خالص مومن بنتے ہوئے اور سچا عابد بنتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے تو سب سے پہلے وہ اپنے نفس کو سامنے رکھ کر، اپنی برائیوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ سے ان کے دُور کرنے کی دعا مانگتا ہے اور جب یہ کیفیت ہوتی ہے تو پھر وہ انصاف اور عدل ہے جو ایک انسان خود اپنے نفس کے ساتھ کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک نفس کلیتاً پاک کرنے کی کوشش نہ ہو خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں ہوسکتا اور اسی طرح جب نفس پر نظر نہ ہو ایک ایک بدی کو باہر نکال کر پھینکنے کی کوشش نہ ہو۔ پھر دوسروں سے انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا۔ پس باہر کے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے پہلے اپنے نفس کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ہوگا اور جب ایک مومن اس کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کی توجہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف پھرتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مُنکر سے بچو۔ یعنی ناپسندیدہ باتوں سے بچو۔ وہ باتیں جو براہ راست دوسروں کو نقصان پہنچانے والی تو نہیں ہوتیں لیکن لوگ اس کو دیکھ کر برا محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔

مثلاً بعض دفعہ لوگوں کو جھوٹ بولنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ چاہے دوسرے کو نقصان نہیں بھی ہو رہا، یا اپنا کوئی فائدہ نہیں بھی ہو رہا، عادتاً ہر بات کو غلط انداز میں پیش کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ یا ایسے گول مول انداز میں پیش کرتے ہیں جس سے بات واضح ہی نہ ہو سکے۔ بعض لوگوں کو گالیاں نکالنے کی عادت ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک قصہ ہے کسی شخص کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں رپورٹ ہوئی کہ وہ گالیاں بڑی دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کو بلا کر پوچھا کہ سنا ہے آپ گالیاں بڑی دیتے ہیں۔ تو انہوں نے ایک گالی دے کر کہا کون کہتا ہے میں گالی دیتا ہوں۔ تو بعض لوگ عادتاً گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ تو اس چیز سے بھی پاک کرنا ہے۔ کیونکہ جھوٹ جو ہے، غلط بیانی جو ہے چاہے نقصان نہ پہنچانے کے لئے بھی کی جارہی ہو تب بھی جب اس کی عادت پڑ جاتی ہے تو انسان پکا عادی جھوٹا بن جاتا ہے اور پھر یہاں تک ہو جاتا ہے کہ اپنے مفاد کے لئے غلط حربے استعمال کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے لوگ پھر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ خالص ہو کر نماز پڑھنے والوں میں یہ برائیاں پیدا ہو ہی نہیں سکتیں، جیسا کہ میں نے ابھی آیت کا حصہ پڑھا۔

پھر تیسری برائی جو یہاں بیان فرمائی، فرمایا وہ بَغۡی یعنی بغاوت ہے، دوسروں کا حق مارنا ہے، معاشرے میں فساد پیدا کرنا ہے۔ اور جب انسان دوسرے کا حق مارنا شروع کر دے اور معاشرے میں فساد پھیلانے کا باعث بن جائے تو وہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا۔ اس کی نمازوں سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کے لئے وہ مسجد میں آنے کی کوشش کرتا ہے یا آتا ہے۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ایک طرف تو اعلان کروں میں نے یہ مسجد اس لئے بنائی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے عدل اور انصاف قائم کروں اور دوسری طرف باغیانہ رویہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس رویہ سے بچنے کے جو طریق بتائے ہیں ان پر چلنا انتہائی ضروری ہے اور اس کے لئے سب سے بنیادی چیز جیسا کہ میں نے بتایا یہی ہے کہ اپنے اندر جھانک کر اپنا جائزہ لیتے ہوئے، اپنے نفس کو پاک کرے۔ پھر ہی معاشرے کو تکلیف دینے والی معمولی برائیاں بھی دُور ہوں گی اور تبھی بغاوت کی بدی سے بھی انسان بچے گا۔ کیونکہ اگر یہ چیزیں قائم رہیں تو پھر یہ نظام جماعت سے بھی دور لے جانے والی ہوتی ہیں اور پھر خلافت کی اطاعت کا بھی انکار کروا دیتی ہیں۔ اور پھر ہم نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگ پھر اللہ تعالیٰ کی خالص ہو کر عبادت کرنے سے بھی محروم ہو جاتے ہیں بلکہ ظاہری عبادت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں پھر ان کی عبادت خالص تو رہتی نہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے جو باغی ہوگا وہ انصاف کے تقاضے بھی پورے نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی خالص ہو کر کر ہی نہیں سکتا۔ کسی بھی باغی کو آپ دیکھ لیں وہ اپنی اَنانیت کے جال میں پھنسا ہوتا ہے اور جو انانیت کے جال میں پھنس جائے وہ کبھی عاجزی نہیں دکھا سکتا اور جو عاجزی نہ دکھائے وہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بھی نہیں بن سکتا اور نہ ہی انصاف کے تقاضے پورے کر سکتا ہے۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اور ان مسجدوں کی تعمیر سے فائدہ اٹھانا ہے، جس کی طرف آج کل آپ کی توجہ ہوئی ہوئی ہے تو ان برائیوں سے بچیں اور اُن نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلاتے ہوئے حکم فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا بھی رہے اور صرف منہ سے دم بھرتا رہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے''۔ آپؑ فرماتے ہیں'' ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 33 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ''تمہارا کام اب یہ ہونا چاہئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے''۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 212 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کریں''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 326 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور توقعات۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے والے بنیں، انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے بنیں اور اپنے نفس کی پاکیزگی کی طرف توجہ دینے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اپنی عبادتوں اور اپنی قربانیوں کی قبولیت کی بھیک مانگتے رہنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اُذکُروا موتکم بالخیر۔

پیارے ابا جان

چوہدری حکیم بدرالدین عامل صاحب مرحوم درویش قادیان

(از طاہرہ جاوید اہلیہ حافظ محمد انور جاوید صاحب امریکہ)

؎ ہر قدم پر ان سے وابستہ ہیں یادیں بے شمار

موت کا ایک دن مقدر ہے مخلوقات میں سے کسی کو بھی اس سے استثنیٰ نہیں مبارک ہے وہ جو اپنی زندگی کے اوقات خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے صرف کرتا ہے اور آخر کار سُرخرو ہوکر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے میرے ابا جان مرحوم مغفور انہی لوگوں میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے مقدور بھر اپنے مقصد حیات کو پالیا اور قرآن مجید کی اس آیت فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ۔ کے مصداق ٹھہرے یعنی جنہوں نے اپنی قربانیوں کو پورا کر دکھایا۔ زندہ رہنے والوں پر وفات پا جانے والوں کا یہ حق ہے کہ اُن کے اچھے کاموں سے اُن کو یاد کیا جائے تا کہ اُن کی یاد اُن کے لئے دعائے مغفرت بن جائے اور دوسروں کے لئے تحریک و تحریص کا باعث بنے۔

میرے ابا جان مرحوم ۱۵ر جون ۱۹۲۷ء کو چک ۴۳۸ جی بی لائل پور (حال فیصل آباد پاکستان) میں مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب بمشہ ریٹائر آرمی حوالدار میجر اور محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے چار بہنیں تھیں دو ان سے بڑی تھیں اور دو ان سے چھوٹی تھیں چار بہنوں کا ایک بھائی سب کی آنکھ کا تارا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ میرے ابا سے پہلے ان کے تین بھائی اور تھے اور جو ایک اٹھارہ برس کا ہوکر وفات پا گیا اور باقی دو بھی ایک پانچ برس کا ایک دو برس کا ہوکر فوت ہو گیا اس لئے بھی میرے ابا اپنے ماں باپ کو بہت پیارے تھے لیکن میرے ابا باوجود اتنے قدر دان ہونے کے بچپن سے ہی ان کا دل نمازوں کی طرف لگا رہتا تھا یا پڑھائی میں مشغول رہتے کھیل کود کی طرف ان کی رغبت نہ تھی ابا جان بتایا کرتے تھے کہ میں نے چوتھی کلاس میں وظیفہ کا امتحان دیا تو تین تحصیلات کے اسکولوں کے بچوں میں میں اوّل آیا آگے تعلیم جاری رکھنے کے لئے میرا وظیفہ بھی مقرر ہو گیا لیکن بعض وجوہات کی بناء پر میری والدہ کو لاہور چھوڑ کر قادیان رہائش پذیر ہونا پڑا کیونکہ والد صاحب فوج میں کلکتہ میں تھے اس طرح میری اسکول کی تعلیم بند ہوگئی اور میں نے اپنے تایازاد بھائی سے جو کہ خود بھی حکیم تھے حکمت کی تعلیم حاصل کی اور ساتھ ساتھ میک ورکس فیکٹری میں عینکوں کے فریم بنانے کی ٹریننگ لے لی اور قادیان محلہ دارالبرکات شرقی میں عینکوں کے فریم بنانے کا کاروبار شروع کر دیا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب ہوا۔ ۱۲ر مئی ۱۹۴۴ء کو آپ کی شادی ہوئی۔ ابا جان نے بتایا کہ تمہاری امی کا وجود ہمارے گھر میں بڑی برکت اور رحمت کا موجب ہوا انہوں نے میرے کام میں بہت مدد دی کاروبار میں بہت ترقی ہوئی۔ بڑی دُور دُور سے آڈر آنے شروع ہوئے تو ۱۹۴۷ء میں ہندوستان آزاد ہوا تو چار صوبے پاکستان کے حصہ میں آئے یہ بہت لمبی دردناک داستان ہے جو ہمارے ابا جان نے ہمیں سنائی ہوئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر قادیان کی تمام عورتوں مردوں کو پاکستان بھجوا دیا گیا اور صرف ۳۱۳ نوجوان مردوں کو دار المسیح کی حفاظت کے لئے اجازت دی گئی جو درویش کہلائے میرے ابا جان کو ان تین سو تیرہ درویشان میں درویش نمبر ۷۳ کا خطاب ملا۔ جب ملکی حالات کچھ سازگار ہوئے تو آپ جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز ہوئے اور ۲۰ سال سے زائد عرصہ تک خدمت سرانجام دی۔ کئی سال تک قادیان کی میونسپلٹی میں کمشنر رہے ۱۹۵۳ء میں آپ نے ادیب فاضل بھی کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مضافات قادیان میں جب تبلیغی سلسلہ کی مہم شروع ہوئی تو آپ نے بہت حد تک ذاتی دلچسپی سے اس سلسلہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں اور متعدد مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نئے احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا اور ان بچوں کے ساتھ بہت پیار اور اُن کی دلجوئی کرتے عید کے موقع پر انہیں خاص طور پر بلاتے عیدی دیتے اور کھانا کھلاتے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر آپ کو خدمت کی سعادت ملی اور تادمِ آخر آپ خدمت پر فائز رہے افسر لنگر خانہ، نائب افسر جلسہ سالانہ، ممبر تحریک جدید، ممبر وقف جدید، ممبر الاٹمنٹ کمیٹی، ممبر آبادی کمیٹی، قاضی سلسلہ احمدیہ، نائب ناظم وقف جدید کے علاوہ قائمقام وکیل اعلیٰ، قائمقام صدر مجلس تحریک جدید کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔

ماہر طبیب ہونے کی وجہ سے آپ کے پاس بہت سے مریض آتے اُن سے ہمدردی اور دلجوئی کرتے غریبوں کو مفت ادویات دیتے۔ بلاشبہ آپ نافع الناس اور صاحب الرائے وجود تھے۔ احمدیہ چوک میں طب جدید کے نام سے مطب چلاتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جب ۲۰۰۵ء میں جلسہ سالانہ پر قادیان گئے اور محلہ جات کا دورہ کرتے ہوئے احمدیہ چوک سے گزرے تو آپ کی نظر میرے ابا جان پر پڑی تو حضور ابا جان کے پاس آئے اور خوش ہوکر بولے اچھا یہ آپ کا مطب ہے اور پھر مطب میں کھڑے ہوکر ابا جان کے ساتھ فوٹو لی۔

علمی ذوق کے ساتھ ساتھ آپ کو لکھنے کا بھی قدرتی ملکہ عطا ہوا تھا نہایت ذہین انسان تھے تاریخی واقعات کا آپ کو بہت علم تھا آپ وفات شدہ درویشان کے حالات پر مشتمل کتاب وہ پھول جو مرجھا گئے کے مضامین لکھتے تھے۔ غریب بچوں کی اپنے گھر پرورش کرتے اُن کی تعلیم و تربیت کرکے اُن کی شادی کر دیتے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تہجد گذار اور غریب پرور انسان تھے۔ چندہ جات میں آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل میں شامل تھے آپ اپنا چندہ تحریک جدید کے ساتھ وفات شدہ تایا حضرت حکیم احمد دین صاحب صحابی اُن کی بیوہ سکینہ بی بی صاحبہ صحابیہ اور اپنی پھوپھی زینب خاتون کا چندہ تحریک جدید ادا کرتے رہے۔ ابا جان کی عادت تھی کہ دن بھر کی جتنی آمد ہوتی وہ رات کو جب گھر آتے تو امی جان کو دے دیتے کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ جب ابا جان گھر آتے تو امی پوچھتیں آج کچھ آمد نہیں ہوئی تو ابا جان کہتے ہوئی ہے لیکن میں نے ارادہ کیا تھا کہ آج جتنی رقم ہوگی میں چندے میں دے دونگا سو میں آج پوری رقم چندے میں دے آیا ہوں امی نے خوش ہوکر کہنا بہت اچھا کیا ہے۔

آپ قرآن کریم کے عاشق تھے ایک حمائل شریف اپنے مطب میں رکھی ہوئی تھی۔ جب مریض نہ ہوتے تو قرآن پڑھنے لگتے آپ اپنی طبیعت میں مزاق بھی رکھتے تھے آپ کو لطائف بہت یاد تھے اور سنانے کا ایسا انداز تھا کہ سننے والے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے۔ خوش مزاج رحم دل غریب پرور مہمان نواز تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

بروفات حکیم بدرالدین عامل صاحب درویش قادیان

آہ بدرالدین عامل بھی جدائی پا گئے ۔۔۔ اس جہاں دارِ محن سے وہ رہائی پا گئے

بھاری بھر کم جسم تھا چلنا ہوا دشوار تھا ۔۔۔ پھر بھی جب اُن کو بلایا وقت پر وہ آ گئے

وہ اشارے سے بلاتے تھے کبھی دیکر آواز ۔۔۔ کچھ مجھ سے باتیں پوچھتے کچھ خود بھی تو بتلا گئے

ذکر ہوتا تھا کبھی دارالقضا کے کام کا ۔۔۔ یا تھے کرتے تذکرہ ''وہ پھول جو مرجھا گئے''

خلع اور طلاق کے بھی کر گئے کچھ فیصلے ۔۔۔ اُجڑتے کتنے گھروں کو پھر سے ہیں بسا گئے

بے سہارا لڑکیوں کی بیٹیوں کی ہی طرح ۔۔۔ اپنے گھر میں رکھ کر اُن کی شادیاں کروا گئے

قادیاں میں ۳۱۳ کا گلدستہ تھا جو ۔۔۔ اپنے اپنے وقت میں سب رنگ و بُو دکھلا گئے

آہ اِس گلدان سے اِک پھول پھر مرجھا گیا ۔۔۔ تیس باقی رہ گئے باقی مرادیں پا گئے

آہ بدرالدین عامل اب تیرے جانے کے بعد ۔۔۔ کون لکھے گا اُنہیں ''وہ پھول جو مرجھا گئے''

خوش نصیبی سے بہشتی مقبرہ میں جا بسے

عہدِ درویشی مبشر خوب تر نبھا گئے

(محمود احمد مبشر درویش قادیان)

بقیہ مضمون از صفحہ نمبر 7

دوبارہ وزیر اعظم منتخب ہوگئے۔ دسمبر ۱۹۸۰ء کے انتخابات میں لی کوان ژیو نے کامیابی حاصل کی۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں صدر بنجامن کے انتقال کے بعد سی وی دیوان نائر (Devan Nair) (پ ۱۹۲۳ء) صدر منتخب ہوگئے۔ ۲۹ر مارچ ۱۹۸۵ء کو دیوان نائر کے استعفیٰ کے بعد وی کیم وی Wee Kim Wee (پ ۱۹۱۴ء) صدر بنے۔ دسمبر ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں PAP نے ۶۳ فیصد اور ستمبر ۱۹۸۸ء میں ۶۲ فیصد ووٹ حاصل کئے۔ ۹ر اگست ۱۹۹۰ء کو سنگاپور نے اپنے قیام کی ۲۵ سالہ سلور جوبلی منائی۔

۲۸ر نومبر ۱۹۹۰ء کو لی کوان ژیو (پ ۱۶ر ستمبر ۱۹۲۳ء) ۳۰ سال تک وزیر اعظم رہنے کے بعد مستعفی ہوگئے۔ ان کے نائب گوخ چوک ٹونگ (پ ۲۰ مئی ۱۹۴۱ء) نے وزارت عظمیٰ سنبھالی۔ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۹۰ء تک وہ انتظامی اختیارات کے مالک تھے۔ ان کی جماعت PAP تمام انتخابات جیتتی رہی۔ وہ جنوب مشرقی ایشیا میں امریکی پالیسیوں کے سب سے بڑے حامی تھے۔ انہیں سینئر وزیر کے عہدے پر برقرار رکھا گیا۔

اگست ۱۹۹۱ء کے پارلیمانی انتخابات میں ٹونگ کی (PAP) نے ۸۱ میں سے ۷۷ نشستیں لیں۔ ۲ ستمبر ۱۹۹۳ء کو (PAP) کے آنگ تینگ چیونگ صدر بنے۔ یہ ملک کے پہلے براہِ راست منتخب ہونے والے صدر تھے۔ ۲۱ر ستمبر ۱۹۹۴ء کو سنگاپور کو ایشیا کا آزاد تجارتی علاقہ قرار دیا گیا۔ یکم جنوری ۱۹۹۶ء کی عالمی رپورٹ کے مطابق سنگاپور دنیا کا ۹واں امیر ترین ملک تھا۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۶ء کو صدر نے وزیر اعظم کی مرضی سے پارلیمنٹ توڑ دی۔ ۲ر جنوری ۱۹۹۷ء کو عام انتخابات ہوئے۔ PAP نے ۸۳ میں سے ۸۱ نشستیں حاصل کرلیں۔ یکم ستمبر ۱۹۹۹ء کو بھارتی نژاد سابق گشتی سفیر ایس آر ناتھن نے سنگاپور کے چھٹے صدر کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔ فروری ۲۰۰۲ء میں سابق صدر آنگ تینگ چیونگ (پ ۱۹۳۶ء) سنگاپور سٹی میں انتقال کر گئے۔

طرز حکومت: سنگاپور آزاد جمہوریہ ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) اور مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہے۔ پہلے پارلیمنٹ صدر کو منتخب کرتی تھی لیکن ۱۹۹۱ء کی آئینی ترمیم کے بعد اب صدر براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے۔ وزیر اعظم حکومت کا سربراہ ہے جس کے پاس تمام انتظامی اختیارات موجود ہیں۔ صدر ۶ سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔ قانون سازی کا اختیار ۸۳ رکنی پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ اس کے تمام ارکان عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں۔ پیپلز ایکشن پارٹی ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے۔ دیگر جماعتوں میں ''دی ورکرز پارٹی'' سنگاپور ڈیموکریٹک پارٹی (SDP) اور ملائی نیشنل آرگنائزیشن آف سنگاپور (PEKEMAS) شامل ہیں۔

عمومی معلومات: سنگاپور کو ''ایشیا کا پیرس'' ''مشرق و مغرب کا دروازہ''۔ بحر الکاہل کی کنجی اور ''مشرق کا نگینہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا اور جنوب مشرقی ایشیا کی ایک بڑی بندرگاہ اور تجارتی مرکز ہے۔ اسے دولت مشترکہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ ملائشیا اور سنگاپور کے درمیان ایک میل کا سمندر تھا جسے انگریزوں نے ایک پل کے ذریعہ آپس میں ملا دیا۔ یہ پل انجینئرنگ کا اعلیٰ شاہکار و نمونہ ہے۔ پل کے اختتام پر کچھ حصہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ جب کوئی بحری جہاز گزارنا ہو تو اسے اٹھا دیا جاتا ہے جہاز کے گزر جانے کے بعد پھر نیچے پل سے ملا دیا جاتا ہے۔ دنیا میں تیل صاف کرنے کا تیسرا بڑا کارخانہ سنگاپور میں ہے۔ ۱۹۸۰ء میں نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور قائم ہوئی۔

سنگاپور کے صدور: ۱-تن یوسف بن اسحاق ۲۲ر دسمبر ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۰ء۔ ۲-ڈاکٹر بنجامین ہنری شیئرز۔ ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۱ء تا اکتوبر ۱۹۸۱ء ۳-سی وی دیوان نائر اکتوبر ۱۹۸۱ء تا ۲۹ر مارچ ۱۹۸۵ء۔ ۴-وی کیم وی۔ ۲۹ر مارچ ۱۹۸۵ء تا یکم ستمبر ۱۹۹۳ء۔ ۵-آنگ تینگ چیونگ۔ ۲ر ستمبر ۱۹۹۳ء تا ۳۱ر اگست ۱۹۹۹ء۔ ۶-ایس آر ناتھن۔ یکم ستمبر ۱۹۹۹ء۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ر اپریل ۲۰۰۶ء)

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کرکے عند اللہ ماجور ہوں''

سنگاپور - شیروں کا مسکن

سرکاری نام: جمہوریہ سنگاپور
(Republic of Singapore)

پرانا نام: تماسک (Tumasek)

وجہ تسمیہ: ملائی زبان میں سنگھا شیر ببر کو کہتے ہیں اور پور کے معنی شہر کے ہیں۔ شیروں کا مسکن ہونے کی وجہ سے سنگاپور کہلایا۔

محل وقوع: جنوب مشرقی ایشیا

حدود اربعہ: اس کے شمال میں ملائشیا اور جنوب میں انڈونیشیا واقع ہیں۔ ملائشیا صرف ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

جغرافیائی صورتحال: سنگاپور جزیرہ نما ملایا کے جنوبی کونے پر واقع ایک جزیرہ ہے۔ اس کی مشرق سے مغرب لمبائی ۴۲ کلومیٹر اور شمال سے جنوب چوڑائی ۲۳ کلومیٹر ہے۔ یہ بحر چین اور بحر ہند کو باہم ملانے والی آبنائے کے ناکے پر ہے۔ اس کے اردگرد ۵۰ ملحق چھوٹے جزائر ہیں۔ شمال میں ایک تنگ آبنائے جوہورا سے ملائشیا سے جدا کرتی ہے۔ جنوب میں ریاؤ مجمع الجزائر سے انڈونیشیا سے جدا کرتا ہے۔ سنگاپور شہر جزیرے کے جنوب مشرقی سرے پر واقع ہے۔ مرکزی جزیرے کے عین وسط میں ایک بڑا برساتی جنگل ہے۔ ساحل کے ساتھ ساتھ مینگرو و درختوں کے جھنڈ ہیں۔ دنیا بھر کے بحری جہازوں کو یہاں سے ہوکر گزرنا پڑتا ہے۔ ساحل ۱۹۳ کلومیٹر

اس کا رقبہ ۶۴۰ مربع کلومیٹر اور آبادی ۲۹ لاکھ ۵۰ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ (۱۹۹۸ء)

دارالحکومت: سنگاپور سٹی (۳ لاکھ)

بلند ترین مقام:
تمارج ہل Timah (۱۷۷ میٹر)

بڑے ٹاؤن: چانگی۔ تواس۔ جورونگ۔ نی سون۔ سمباوانگ۔ کوئنز ٹاؤن۔ بیڑوک۔ پی شوان۔: وڈ لینڈ۔ یوچو کانگ۔

سرکاری زبان: انگریزی۔ ملائی چینی۔ تامل

مذاہب: بدھ مت ۳۰ فیصد۔ عیسائی ۱۹ فیصد۔ مسلم ۱۶ فیصد۔ ہندو۔ تاؤازم

اہم نسلی گروپ: چینی ۷۸ فیصد۔ ملائی ۱۴ فیصد۔ انڈین ۷ فیصد

یوم آزادی: ۸/ اگست ۱۹۶۵ء

رکنیت اقوام متحدہ: ۲۱/ ستمبر ۱۹۶۵ء

کرنسی یونٹ:
ڈالر = ۱۰۰ سینٹ (بینک آف سنگاپور)

انتظامی تقسیم: ۵ ضلع (ڈسٹرکٹ)

موسم: خط استواء سنگاپور کے قریب سے گزرتا ہے۔ موسم گرما مرطوب لیکن سال بھر خوشگوار رہتا ہے۔ بارش کی اوسط ۱۸۰ انچ ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
ربڑ۔ پھل اور سبزیاں (پولٹری۔ مویشی)

اہم صنعتیں: جہاز سازی۔ تیل کی صفائی۔ الیکٹرانکس کا سامان۔ کیمیائی اشیاء۔ کاغذ۔ ادویات۔ کپڑا سازی۔ پلاسٹک ربڑ کی مصنوعات۔ سٹیل پائپ، پلائی ووڈ، فوڈ پیکنگ۔ لکڑی کا سامان۔ سیاحت۔ کمپیوٹر پارٹس۔ ماہی گیری۔

مواصلات: قومی فضائی کمپنی "سنگاپور ایئرلائنز" سنگاپور میں ایشیاء کا سب سے بڑا چانگی انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور بندرگاہ ہے۔ آبنائے جوہور پر ۲۶ کلومیٹر لمبی ریلوے اسے ملائشیا سے ملاتی ہے۔

کچھ تاریخی امور: سنگاپور میں سب سے پہلے ملائی نسل کے ماہی گیروں نے آبادی قائم کی۔ ملائی روایات کے مطابق یہاں آبادکاری کا آغاز پالمبانگ کے شہزادے نے کیا جو کہ سری وجایا سلطنت Sri Vijaya سے تعلق رکھتا تھا۔ اس وقت اس جزیرے کا نام تماسک۔ یعنی سمندر تھا۔ چولا حکمران راجندر کولا دیو اول (عہد ۱۰۱۶-۴۴ء) نے جزیرے کو سنگھاپور "شیروں کا شہر" کا نام دیا۔ اس نے پہلی دفعہ ۱۰۲۵ء میں اس پر حملہ کیا۔ ۱۰۶۸ء میں دوسرے چولا حکمران نے یہاں پر حملہ کیا۔ ۱۲۷۵ء میں جاوا کے بادشاہ کریتا نگارا نے سنگاپور پر حملہ کیا۔ ۱۴ ویں صدی عیسوی تک یہ سری وجایا سلطنت کا ایک تجارتی مرکز تھا جب یہ سلطنت ماجاپاہت (Majapahit) میں تبدیل ہوگئی۔ اس وقت تک اسے تماسک کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ۱۳۷۷ء میں جاوا کے طاقتور اور جابر حکمران نے اس پر زبردست حملہ کیا اور سارے جزیرے کو تباہ و برباد کردیا۔ کچھ لوگ مارے گئے اور کچھ بھاگ کر دوسرے علاقوں میں پناہ گزین ہوگئے۔ ۱۴ ویں صدی کے آخر میں اس پر ملا کا Malacca سلطنت نے اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا۔

اگلی کئی صدیوں تک یہ جزیرہ بے آباد رہا۔ اس نے ایک ہولناک جنگل کی صورت اختیار کرلی۔ کوئی آدمی یہاں آباد نہ تھا اور نہ ہی اس دہشت ناک جنگل میں کوئی آسکتا تھا۔ یہ خونخوار درندوں، شیروں اور مگرمچھوں کا مسکن بن گیا۔ دن رات شیر چنگھاڑتے۔ یہاں ایک خوفناک اور وسیع و عریض دلدل تھی جس پر مگرمچھوں کا راج تھا۔

بعد ازاں بحری ڈاکوؤں اور قزاقوں نے اسے اپنا مسکن بنالیا کیونکہ ان لوگوں کے لئے یہ بہترین اور محفوظ پناہ گاہ تھی۔ اس دور میں یہ ویران جزیرہ ریاست جوہور Johor کی ملکیت تھی۔

۱۹ ویں صدی کے دوران جب برطانیہ نے جنوب مشرقی ایشیا میں اپنی تجارتی منڈیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا تو برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس جزیرہ کی اہمیت کو بھانپ لیا۔ ملایا میں برطانوی اقتدار کو مستحکم کرنے کی خواہشمند کمپنی کے نمائندے سر تھامس سٹام فورڈ ریفلز نے اس جزیرے کو دیکھا اور فیصلہ کیا کہ وہ اس جزیرے پر قبضہ کرے گا۔ ۲۸/ جنوری ۱۸۱۹ء کو سر تھامس نے کمپنی (BEIC) کے لئے یہاں تجارتی فیکٹری قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت عبدالرحمان سنگاپور کا سلطان تھا۔

سر تھامس سٹام فورڈ نے مختلف طریقوں سے سلطان جوہور کے ایک قریبی رشتہ دار کو پھانس لیا جس کی وساطت سے عبدالرحمان کے بھائی حسین والی جوہور نے ۶/ فروری ۱۸۱۹ء کو ایک معاہدے کے تحت سنگاپور کو کمپنی کے ہاتھ فروخت کردیا۔ چنانچہ ۱۸۱۹ء میں یہاں انگریزوں کا پہلا تجارتی مرکز قائم ہوگیا۔ سر تھامس نے ماہی گیروں کی اس بستی میں ایک جدید نئے سنگاپور کی بنیاد رکھی۔ اس کو سٹیٹ آف سیٹلمنٹ کا نام دیا گیا۔ انگریزوں نے بڑی کوششوں کے بعد جنگل کو درندوں سے صاف کیا۔ دلدل کو ختم کیا اور ایک صاف ستھرے جزیرے کا روپ دیا۔ اس کام میں انہیں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

۲/ اگست ۱۸۲۴ء کو برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی نے سلطان آف جوہور کو رقم ادا کرکے باقاعدہ طور پر سنگاپور کو حاصل کرلیا۔ ۱۸۲۶ء میں اسے ملاکا اور پینانگ کے ساتھ شامل کرکے برٹش انڈیا کے کنٹرول میں دے دیا گیا۔ ۱۸۳۲ء میں سنگاپور ان تینوں علاقوں کا حکومتی مرکز یا ہیڈکوارٹر بنا۔ ۱۸۵۱ء میں اس علاقے کا براہ راست کنٹرول انڈیا کے گورنر جنرل کو دے دیا گیا۔ یکم اپریل ۱۸۶۷ء کو تینوں آبادیاں (سنگاپور۔ ملاکا۔ پینانگ) لندن کے نوآبادیاتی مرکز کے حاکمانہ اختیارات کے تحت کراؤنی کالونی بن گئیں۔

پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴-۱۸ء) کے بعد برطانیہ نے مشرقی ایشیا کا ایک بڑا بحری اڈہ یہاں تعمیر کیا اور کئی فوجی چھاؤنیاں قائم کیں جن کا استعمال برطانیہ نے دوسری جنگ عظیم میں کیا۔ بحری اڈے کی تعمیر ۱۹۲۱ء میں مکمل ہوئی۔ بعد ازاں انگریزوں نے سنگاپور کو دنیا کی ایک بڑی بندرگاہ بنادیا۔ برطانیہ نے جزیرے کو بے حد ترقی دی اور جدید عمارتیں اور رہائشی کالونیاں تعمیر کیں۔

جنوری ۱۹۴۲ء میں دوسری عالمی جنگ کے دوران جاپانی فوجیں جزیرہ نما ملایا تک پہنچ گئیں۔ ادھر برطانیہ نے سنگاپور کو بچانے کے لئے اپنے دو جنگی بحری جہاز "پرنس آف ویلز" اور "ری پلس" بھیج دیئے۔ ۸/ فروری ۱۹۴۲ء کو جاپانیوں نے آبنائے جوہور عبور کرلی۔ ۱۵/ فروری کو برٹش کمانڈ نے ہتھیار ڈال کر جزیرے اور شہر کا کنٹرول جاپانیوں کے حوالے کردیا۔ جاپانی فوج نے سنگاپور کو جزیرہ نما ملایا سے ملانے والا اونچا راستہ جزوی طور پر تباہ کردیا۔ اس طرح قابض فوج آسانی سے عظیم بندرگاہ تک پہنچ گئی۔ جاپانیوں نے سنگاپور پر شدید بمباری کی۔ تاہم اہم مقامات جن میں دنیا کی سب سے بڑی تیرتی خشک گودی شامل تھی بچ گئی۔

جس جاپانی فوجی نے سب سے پہلے سنگاپور کی سرزمین پر قدم رکھا اس کا نام "شنتو Shonanto" تھا۔ چنانچہ جاپان نے سنگاپور کا نام بدل کر شنتو رکھ دیا اور جب تک جاپانی قابض رہے ملک کا نام شنتو ہی رہا۔ جاپانیوں نے سنگاپور میں متعین ایک لاکھ ۳۸ ہزار اتحادی فوجیوں کو جنگی قیدی بنالیا۔ اگست ۱۹۴۵ء میں جاپان کو شکست ہوگئی تو ۶ ستمبر ۱۹۴۵ء کو برطانوی فوجوں نے سنگاپور پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔

یکم اپریل ۱۹۴۶ء کو سنگاپور کو علیحدہ برٹش کراؤن کالونی کا درجہ دیا گیا۔ اسی سال پینانگ اور ملاکا ملایا یونین کا حصہ بنیں اور بعد ازاں ۱۹۴۸ء میں فیڈریشن آف ملایا میں شامل ہوئیں۔ اس دور میں سنگاپور میں زیادہ تعداد سوداگر طبقے سے تھی جو کہ حکومت سے مراعات کے طلبگار تھے۔ ملک کے آئینی و انتظامی اختیارات برطانوی گورنر کے پاس تھے جس کے پاس افسروں کی ایک مشاورتی کونسل موجود تھی۔ جولائی ۱۹۴۷ء میں علیحدہ انتظامی اور قانون ساز کونسلیں وجود میں آئیں۔ مگر گورنر نے سنگاپور پر اپنی گرفت مضبوط رکھی۔ شرط یہ تھی کہ قانون ساز کونسل کے ۶/ ارکان عوامی ووٹوں سے منتخب ہوں۔ سنگاپور کے پہلے انتخابات ۲۰/ مارچ ۱۹۴۸ء کو منعقد ہوئے۔ اس وقت کمیونسٹ پارٹی آف ملایا نے طاقت کے ذریعے سنگاپور اور ملایا پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ جون ۱۹۴۸ء میں ملک میں ہنگامی حالت نافذ کردی گئی۔ یہ حالت ۱۲ سال جاری رہی۔

۱۹۵۳ء کے اوائل میں برطانوی حکومت نے سر جارج رینڈل کی سربراہی میں ایک کمیشن مقرر کیا تاکہ سنگاپور کی آئینی حالت اور آئینی تبدیلیوں کے بارے میں جائزہ لیا جاسکے۔ حکومت نے رینڈل کی سفارشات منظور کیں اور سنگاپور کو نیا آئین اور عظیم داخلی خودمختاری دینے کا فیصلہ کیا۔ ملک میں متعدد سیاسی جماعتیں آزادی کا مطالبہ کررہی تھیں۔ ۱۹۵۴ء میں "پیپلز ایکشن پارٹی" (PAP) قائم ہوئی۔

۱۹۵۵ء کے انتخابات سنگاپور کی تاریخ میں ایک بڑا سیاسی مقابلہ تھے۔ لیبر فرنٹ نے ۱۰ نشستیں جیتیں۔ پیپلز ایکشن پارٹی جس کے چار امیدوار میدان میں تھے۔ انہوں نے ۳ نشستیں حاصل کیں۔ ۶/ اپریل ۱۹۵۵ء کو ڈیوڈ مارشل سنگاپور کے پہلے وزیراعلیٰ بنے۔ یہ ایک مخلوط حکومت تھی۔ جس میں مارشل کی لیبر فرنٹ یونائیٹڈ ملایا نیشنل آرگنائزیشن (UMNO) اور ملاین چائنز ایسوسی ایشن (MCA) شامل تھیں۔ ۱۹۵۶ء میں لندن میں سنگاپور کو مکمل داخلی خودمختاری دینے کے لئے مذاکرات شروع ہوئے۔ یہ آئینی مذاکرات تعطل کا شکار ہوگئے تو ۶ جون ۱۹۵۶ء کو ڈیوڈ مارشل نے استعفیٰ دے دیا۔ نائب وزیراعلیٰ لم یوہاک Lim Yew Hock بن گئے۔ مارچ ۱۹۵۷ء ایک آئینی وفد وزیراعلیٰ ہاک کی قیادت میں لندن گیا۔ جہاں انہوں نے سنگاپور کے نئے آئین کے لئے کامیاب مذاکرات کئے۔ بالآخر ۲۸/ مئی ۱۹۵۸ء کو لندن میں آئینی سمجھوتے پر دستخط ہوگئے۔

۳۰/ مئی ۱۹۵۹ء کو سنگاپور کے پہلے عام انتخابات ہوئے جس میں قانون ساز اسمبلی کے ۵۱ ارکان منتخب ہونے تھے (PAP) نے ۴۳ نشستیں حاصل کیں۔ ۳ جون ۱۹۵۹ء سنگاپور کو مکمل داخلی خودمختاری مل گئی۔ دفاع اور خارجہ امور برطانیہ کے ہاتھ میں رہے۔ نیا آئین نافذ ہوا اور ملک کا قومی پرچم رائج ہوا۔ گورنر جنرل سر ولیم گوڈے ملک کے پہلے سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) بنے۔

۵/ جون ۱۹۵۹ء کو (PAP) نے لیڈر لی کوان یو Lee Kuan Yew نے سنگاپور کے پہلے وزیراعظم کا حلف اٹھایا۔ دسمبر ۱۹۵۹ء میں تن یوسف بن اسحاق (پ ۱۹۱۰ء) نے ہیڈ آف سٹیٹ (یانگ ڈی پرتوان نگارا) کا عہدہ سنبھالا۔

۱۶/ ستمبر ۱۹۶۳ء کو سنگاپور ملایا۔ شمالی بورنیو (صباح) اور سراواک کے ساتھ فیڈریشن آف ملائشیا میں شامل ہوا۔ کچھ ہی عرصہ بعد ملائی اور چینی آبادی کے درمیان تعلقات خراب ہوگئے۔ چنانچہ ۹/ اگست ۱۹۶۵ء کو سنگاپور اس وفاق سے علیحدہ ہوکر ایک آزاد و خودمختار ملک بن گیا۔ ۲۲/ دسمبر ۱۹۶۵ء کو سنگاپور کو جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔ ہیڈ آف سٹیٹ تن یوسف بن اسحاق ملک کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ ۱۹۷۰ء صدر اسحاق (۶۰) کا انتقال ہوگیا۔ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ملک میں ۱۵۲ سال سے موجود برطانوی فوجیں ملک سے چلی گئیں۔ برطانیہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور ملائشیا نے ایک معاہدہ کے تحت اس کے دفاع کی ذمہ داری اٹھائی۔

۲۲/ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ڈاکٹر بنجامن ہنری شیئرز (پ ۱۹۰۷ء) صدر بنے۔ ۲۳/ ستمبر ۱۹۷۶ء کو لی کوان ژیو

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

ہر احمدی کو اخلاق اور روحانیت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ مقام بغیر دعاؤں کے حاصل نہیں ہوگا۔

اس زمانہ میں اگر کوئی جماعت خلافت کے نظام کو لئے ہوئے ہے تو وہ مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عہد بیعت کرنے پر ہر احمدی کا آج یہ فرض ہے کہ اس نعمت کے دفاع کے لئے ایستادہ رہے اور ہمیشہ وہ کام کرتا رہے جو اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ علم جو خلافت سے وابستگی اور اس کی فرمانبرداری کی راہ میں حائل ہے وہ انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔

جماعت اور خلافت کے خلاف بارہا دشمنان دین صف آراء ہوئے اور ہر طرف سے حملوں کی بوچھاڑ ہوئی مگر خدا تعالیٰ نے فتح جماعت کو عطا فرمائی۔

امریکہ کی جماعت انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

اس جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے میں تاخیر نہیں کرتی

(جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اختتامی خطاب)

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں سندات اور گولڈ میڈلز کی تقسیم، ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم سے حضور انور کی ملاقات، انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ارکان کے ساتھ میٹنگ، ٹرینیڈاڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات، انفرادی و فیملی ملاقاتیں، اعلانات نکاح، اخبارات و میڈیا میں حضور انور کے دورہ کی وسیع پیمانے پر کوریج۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے پہلے دورہ کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

22 جون 2008ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل میں نماز کے لئے حاصل کئے گئے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور کی اقتداء میں قریباً اڑھائی صد مرد و خواتین نے نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ کا آخری روز تھا۔ اختتامی اجلاس میں شرکت کے لئے پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ پہنچے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب نے بڑے پُر جوش نعرے لگائے۔

جلسہ سالانہ امریکہ کا اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کے اس اختتامی کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ مبارک سکوئی صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ اسد صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں مکرم منصور رفیق احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام منظوم کلام

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

ترنم کے ساتھ بڑی پُرسوز آواز میں پیش کیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ ایک افریقن امریکن بھائی نے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں سندات اور گولڈ میڈلز کی تقسیم

بعدازاں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے پانچ طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور گولڈ میڈل عطا فرمائے۔ ایوارڈ حاصل کرنے والے طلباء میں عدیل خان صاحب، احمد خالد صاحب، سہیل حسین صاحب، مرزا غلام ربی صاحب اور احمد صادق باجوہ صاحب شامل ہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے اس پروگرام کے تحت ''خلافت'' کے موضوع پر مقالہ لکھنے کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے انصار، خادم اور طفل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور انعام عطا فرمائے۔ انصار اللہ میں سے فہیم احمد طیب صاحب، خدام الاحمدیہ میں سے رضوان جنالہ صاحب اور اطفال الاحمدیہ میں عزیزم نوشیرواں زاہد صاحب نے یہ سندات اور انعامات حاصل کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ میں سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس کو علم انعامی عطا فرمایا۔ اور دیگر مختلف مجالس کو اور ریجن کو مختلف پوزیشنیں حاصل کرنے پر سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

بعدازاں بارہ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: ''آج میرے ایڈریس اور خطاب کے بعد جلسہ سالانہ امریکہ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ خلافت جوبلی کے حوالہ سے یہ جلسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ امید ہے اس جلسہ نے بہت سی برکات ہر ممبر کو دی ہوں گی۔ جلسہ سالانہ کی اغراض جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اپنے خطاب میں بتایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان کی ہیں کہ تا ہم روحانیت اور اخلاقیات میں اور علمی ترقی کریں۔ اس وجہ سے ہر ملک کا جلسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر ہر جلسہ کی یہ اہمیت ہے تو پھر اس جلسہ کی خلافت جوبلی کے حوالہ سے کیا اہمیت ہے؟ ایک تو یہ ہے کہ ہر ملک نے جو جلسے کئے انہوں نے اپنے پروگراموں کو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ترتیب دیا اور سپیشل پروگرام بنائے جن میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کو خلافت احمدیہ کے حوالہ سے بیان کیا گیا۔ اس وجہ سے ہر بڑے چھوٹے، نوجوان بوڑھے میں ایک جوش و جذبہ ہے۔ اس وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکرگزار بننا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ یہ امریکہ کا پہلا جلسہ ہے جس میں مَیں بھی شرکت کر رہا ہوں جس کی وجہ سے بہت سے احباب جماعت اس میں شامل ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے اس جلسہ کی بہت اہمیت ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔ اس وجہ سے ہمیں یہ جلسہ اظہار تشکر کے طور پر کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس جلسہ کی کامیابی تبھی ماپی جاسکتی ہے کہ جب ہر شخص جو یہاں سے واپس جائے اس عہد کے ساتھ واپس جائے کہ ہم اپنے اندر ایک تبدیلی لائیں گے جو کہ مذہبی اور روحانی، اخلاقی تبدیلی ہوگی اور یہ تبدیلی پہلے سے زیادہ نمایاں طور پر ہوگی۔ عمومی طور پر ہم تقاریر سنتے ہیں اور اس کا فائدہ صرف سننے کی حد تک رہتا ہے۔ اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر عمل کریں بھی تو کچھ عرصہ کے بعد بھول جاتے ہیں۔ دنیاوی امور دینی امور پر حاوی ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خلافت جوبلی کے حوالہ سے اگر اس جلسہ سے آپ نے کچھ سیکھا ہے، آپ کے جذبات اور آپ کے احساسات میں اور آپ کی ذات میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے تو پھر آپ کو مبارک ہو۔ اس کا پھر مطلب یہ ہے کہ خلافت جوبلی کے جلسہ کی اور میرے یہاں آنے کی اہمیت کو آپ نے سمجھ لیا ہے۔ اس طرح ایک تجدید عہد کے ذریعہ آپ کی اخلاقی اقدار میں تبدیلی آنی چاہئے اور یہ عہد مَیں نے آپ سب سے 27 رمئی کو لیا تھا۔ اس لئے ایک بڑی تبدیلی اور نمایاں تبدیلی ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک سو سال پہلے آپ کے آباؤ اجداد نے ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی تھی تو پھر وہ تبدیلی کیسی تھی جو انہوں نے اپنے اندر اور اپنے ماحول

میں پیدا کی۔ کیا وہ کوئی ایسا خونی قسم کا جہاد تھا یا تشدد تھا۔ وہ تبدیلی اور انقلاب وہ تھا جس کی بہترین مثال آنحضرت ﷺ تھے۔ اب ایسی نمایاں تبدیلی اور انقلاب لانے کے لئے عملی طور پر کیا ہونا چاہئے۔ اس کے لئے اپنی زندگی دینی ہوگی اور خداتعالیٰ کے سامنے جھکنا ہوگا۔ ہمارے بزرگوں نے یہ نمونہ اپنایا اور اس کا پھل ہم قریباً دو سو ملکوں میں پھیلتا دیکھ رہے ہیں اور یہ لوگ ایسے نہیں تھے کہ ان کے پاس کوئی بہت زیادہ وسائل تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے ایسا انقلاب اپنے اندر پیدا کیا کہ ان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سینکڑوں ایسے لوگ ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے کپڑا ہوتا ہے یا مشکل سے پاجامہ وغیرہ ہوتا ہے۔ جن کے پاس کوئی جائیداد بھی نہیں ہے اور ان کے چہروں سے خلوص ٹپکتا ہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں پکے ہیں اور حق و صداقت پر بہت مضبوطی سے قائم ہیں اور استقامت رکھتے ہیں کہ اگر امیر اور دولتمندوں کو اس کا احساس ہو جائے تو وہ بھی اپنی ساری چیزوں سے دستبردار ہو جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو ان صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ آپ لوگ آج ان نعمتوں کے مزے لوٹ رہے ہیں اس لئے آپ میں سے ہر ایک احمدی کو اخلاق اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ مقام بغیر دعاؤں کے حاصل نہیں ہوگا۔ آپ پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کو کامیابیاں دی ہیں۔

افریقہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ بڑی قربانیاں کر کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔ بعض ہمسایہ ممالک سے بھی آئے حقیقت میں بہت سے ایسے تھے جن کے پاس کرایہ تک نہ تھا اور کچھ ایسے تھے جن کے پاس کپڑے بھی نہ تھے۔ جو کچھ بھی ان کے پاس تھا اسی میں چلچلاتی دھوپ اور گرمی میں انہوں نے گزارا کیا۔ یہ حالت دیکھ کر ایک آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ ان حالات میں بھی وہ اپنے اخلاص کو بڑھانے میں لگے رہتے ہیں اور دوسری طرف دل خوشی سے بھی بھر جاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جلسہ سے حقیقت میں فائدہ اٹھایا۔ پس اگر آپ بھی اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں کہ یہ جوبلی کا جلسہ ہے تو آپ کو بھی یہ عہد کرنا چاہئے کہ اسے آپ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا غیب کو جانتا ہے۔ میں تو نہیں جانتا کہ آپ میں سے کس نے اس جلسہ سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے لیکن میں توقع رکھتا ہوں کہ اس روحانی ماحول سے ہر ایک نے فائدہ اٹھایا ہوگا۔ کوئی بھی کمزوری سے بچا ہوا نہیں ہے۔ شیطان کا حملہ ہر وقت ہو سکتا ہے اس لئے مستقل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جلسہ میں مقررین نے جو تقریریں کیں اور میرے خطابات یہ سب اسی کوشش کا ایک حصہ ہیں کہ یاددہانی کرائی جائے اور روحانیت و اخلاقیات کے معیار کو بڑھایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا مقررین کے الفاظ اور نہ ہی میرے الفاظ آپ پر کوئی اثر کر سکتے ہیں جب تک کہ کوئی ذاتی طور پر کوشش کر کے اپنے دل کو اس کام کے لئے تیار نہ کرے۔

حضور انور نے آیت اِنَّکَ لَا تَھۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ وَھُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُھۡتَدِیۡنَ (القصص:57) تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کو فرمایا گیا ہے تو پھر اور کون ہے جو از خود کسی کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے اخلاق، روحانیت اور ایمان میں ترقی کر رہی ہے جو کہ نہ صرف حیران کن ہے بلکہ یہ امر دشمنوں کو بھی حیرت میں ڈال رہا ہے۔ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنے ایمانوں اور اخلاص میں بڑھ رہے ہیں لیکن بشری کمزوری کی وجہ سے بعض اوقات وہ دنیاوی امور میں بھی اس قدر پھنس جاتے ہیں کہ مذہب نظر انداز ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس جلسہ کا مستقل طور پر اثر لینا چاہتے ہیں تو پھر آپ میں سے ہر ایک اللہ کے حضور جھک کر دعائیں کرے اور اپنے اندر انقلاب پیدا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کرے یہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہر شخص کے اندر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہے یہ احساس پیدا کرے کہ ہر چھوٹا اور بڑا برائیوں سے اپنے آپ کو بچائے گا اور یہ ممکن نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اس کے لئے بہت زیادہ عزم کی بھی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری توجہ اپنے نفس کی پاکیزگی کی طرف دلائی ہے اور بتایا کہ انسان کسی جگہ کھڑا نہ ہو بلکہ سیڑھیوں پر چڑھتا چلا جائے اور جب یہ صورت ہو جائے تو پھر تمہارے اور غیروں میں ایک امتیاز پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ کیا ہے؟ وہ یہی سلسلہ نظام خلافت ہے جو تمہیں اوروں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے کہ دوسرے مسلمان اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ اخباروں کے کالم اس بات پر لکھے جا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی بقا کے لئے خلافت کا نظام ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں اگر کوئی جماعت خلافت کے نظام کو لئے ہوئے ہے تو وہ مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عہد بیعت کرنے پر ہر احمدی کا آج یہ فرض ہے کہ وہ اس نعمت کے دفاع کے لئے ایستادہ رہے اور ہمیشہ وہ کام کرتا رہے جو اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نفس کی پاکیزگی کو ضروری قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا (الشمس:10)۔ اس لئے جس نے بھی بیعت کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے نفس کی پاکیزگی کے لئے کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا: قوی ایمان اور اعمال صالحہ کے بغیر نفس کی پاکیزگی ناممکن ہے۔ جب تک انسان اپنے نفس کو پاک کر کے اپنی نفسانی برائیوں کا سدباب نہیں کرتا وہ خداتعالیٰ کے موعود انعام سے حصہ نہیں پا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ منہ کی باتیں اور علم کچھ فائدہ نہیں دیتے جب تک کہ تم اپنے اعمال کی اصلاح نہ کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر کسی عالم کا علم اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم کرنے سے روک رہا ہے تو یہ علم اسے تاریکی کی طرف لے جا رہا ہے۔ وہ علم جو خلافت سے وابستگی اور اس کی فرمانبرداری کی راہ میں حائل ہے وہ انسان کو خداتعالیٰ کے انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بڑے بڑے عالم جب خلافت سے علیحدہ اور منقطع ہوئے تو بربادی ان کا مقدر ہوگئی۔ پس نفس کی پاکیزگی خداتعالیٰ کے انعام کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ آیت استخلاف میں خداتعالیٰ کا وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے۔ پس ایمان اور عمل صالح دو بنیادی امور ہیں جس کے بعد خداتعالیٰ کے انعام اور ترقی کا وعدہ ہے۔ جماعت اور خلیفۂ وقت کی دعائیں ہی انسان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں تبدیل کر سکتی ہیں۔ خلافت احمدیہ کے گزشتہ ایک سو سال میں اس وعدہ کو بڑی شان سے ہم کئی بار پورا ہوتے دیکھ چکے ہیں۔ جماعت اور خلافت کے خلاف بارہا دشمنان دین صف آراء ہوئے اور ہر طرف سے حملوں کی بوچھاڑ ہوئی مگر خداتعالیٰ نے فتح جماعت کو عطا فرمائی حتی کہ مخالفین کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ اس جماعت کے ساتھ خداتعالیٰ کی تائید شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے کہ ’’خوشخبری دے ان لوگوں کو جو اعمال صالحہ بجا لائے کہ ان کے لئے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں‘‘۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایمان کا تعلق اعمال صالحہ سے اس طرح سے ہے جیسے باغات کا نہروں اور چشموں سے۔ ایمان، عمل صالح کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اعمال صالحہ کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یہ وہ اعمال ہیں جو نفس پرستی، تکبر اور نمود و نمائش کی آلائش سے پاک ہوں۔ ’صالح‘ لفظ ’فساد‘ کی ضد ہے۔ پس اعمال صالحہ ان تمام اعمال سے مستغنی ہیں جو فساد کا باعث بن سکتے ہیں۔ ہم تبھی خداتعالیٰ کے وعدہ کے حقدار ہو سکتے ہیں جب اپنا جائزہ لیں اور اپنی کمزوریوں پر نظر ڈالیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایمان، حصول عرفان اور نماز کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان کی نماز کی بھی‘‘۔ حضور انور نے صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کے ذکر میں فرمایا کہ ایسی نماز جس کا وقت مصروفیت کے درمیان آئے، وہ نماز جو بندے اور اس کی دنیاوی ضروریات کی راہ میں حائل ہو اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ خداتعالیٰ عالم الغیب ہے اس کے علم میں تھا کہ انسان پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ دنیا کی رنگینیوں میں کھو جائے گا اور نماز کو بھول جائے گا۔ اس لئے بارہا اس کی حفاظت کا خدا نے ذکر فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی اہمیت سورۃ الجمعۃ میں بیان فرمائی گئی ہے تا کہ انسان محض دنیاوی ہی نہیں بلکہ روحانی برکات سے بھی فیضیاب ہو اور اپنے لئے بہترین زادِراہ تیار کر سکے۔ نماز فحشاء سے روکتی ہے۔ گناہ اور اعمال صالحہ ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ نماز میں کمال حاصل کرنے سے انسان کو خدا کا قرب اور اس کی محبت عطا ہوتی ہے۔ اور اس کے بغیر وہ ایسے درخت کی مانند ہے جس کی جڑ کاٹ دی گئی ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی جب خلافت کے سو سال پورے ہونے پر جشن منائے اور نئی صدی میں قدم رکھے تو یہ عہد کرے کہ وہ تقویٰ اور طہارت نفس میں ترقی کرے گا۔

حضور انور نے انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا اور فرمایا کہ امریکہ کی جماعت اس میدان میں خداتعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اس جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے میں تاخیر نہیں کرتی۔

حضور انور نے فرمایا اگر تم کبیرہ گناہوں سے اپنی حفاظت کر لو تو خداتعالیٰ تمہاری تمام کمزوریاں دور کر دے گا۔ سچ بولو اور جھوٹ سے پرہیز کرو۔ کسی کی برائی کا سرعام تذکرہ نہ کرو بلکہ علیحدگی میں اس شخص کو نیکی کی ترغیب دو۔ کینہ اور بغض سے اجتناب کرو۔ آپس میں محبت اور اخوت کا پرچار کرو۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھو۔ اپنے کمزور بھائیوں کو ہمدردی اور محبت کے ساتھ ترقی کی راہوں کی طرف بلاؤ۔ یہی ہمارے مسیح و مہدی کی آمد کا مقصد ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دعا کے ساتھ اپنے خطاب کا اختتام فرمایا کہ خدا

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
اللہ الیس عبدہ بکاف

کرے کہ آپ سب اس جلسہ کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اپنے احکامات پر عمل کرنے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے وعدہ کے مطابق تمام انعامات کا وارث بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اختتامی خطاب سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے اختتامی دعا کروائی۔ جونہی دعا ختم ہوئی جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب میں ایک جوش، ایک ولولہ تھا جو امڈ کر باہر آ رہا تھا۔ ہر طرف سے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ نوجوانوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں نظم پڑھی۔ بعدازاں افریقن امریکن احمدیوں نے مل کر اپنے روایتی انداز میں نظمیں پیش کیں اور اپنی مخصوص طرز پر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں قید ہو جانے پر اپنے ایک پیغام میں فرمایا تھا کہ ”امریکہ ہمیں شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی“۔

اللہ کے فضل سے امریکہ میں گزشتہ ایک صدی سے یہ صدا گونج رہی ہے لیکن آج ایک نئی شان کے ساتھ گونجی ہے۔ دس ہزار سے زائد احباب مرد و خواتین اور بچوں نے امریکہ کی سرزمین میں یک زبان ہو کر ”لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ کی صدا بلند کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ صدا بلند کرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور ہر نئے آنے والے دن میں جماعت غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔

بعدازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے بھرپور انداز میں پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے مختلف گروپس کی صورت میں ترانے اور نظمیں پیش کیں۔ افریقن امریکن احمدی خواتین اور بچیوں نے بھی کورس کی شکل میں نظمیں پیش کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 منٹ تک لجنہ جلسہ گاہ میں موجود رہے۔ یہ الوداعی لمحات تھے جس کے بعد ان فیملیز نے اپنے گھروں کو رخصت ہو جانا تھا۔ خواتین اور بچیاں ان الوداعی لمحات میں لمحہ لمحہ برکتیں سمیٹ رہی تھیں۔ اور مسلسل کیمروں میں حضور انور کے مبارک وجود اور ان خوش نصیب گھڑیوں کو محفوظ کر رہی تھیں۔ ہزار سے زائد کیمرے تھے جو مسلسل حضور انور کی تصاویر بنا رہے تھے۔ ہزاروں ایسی تھیں جن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کو اتنا قریب سے دیکھا تھا اور پھر الوداع ہونے کا وقت بھی آ پہنچا تھا۔ اس پُرسوز ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں واپس تشریف لے آئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا تین بجے واپس ہوٹل جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے تین بجے حضور انور ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Harrisburg سے واشنگٹن کیلئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق Harrisburg سے واشنگٹن کے لئے روانگی تھی۔ پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔ اور آٹھ گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ بطرف واشنگٹن روانہ ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن تشریف آوری ہوئی۔ واشنگٹن اور اس ریجن کی جماعتوں کے احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ احباب نے نعرے بلند کرتے ہوئے اور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ٹیم کے تمام ممبران کا تعارف حاصل کیا اور ان میں سے ہر ایک کے سپرد جو کام اور ذمہ داری ہے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم میں ڈاکٹرز، انجینئرز، ویب ڈیزائنر اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممبران موجود تھے۔ اس ٹیم میں ایک مقامی امریکن بھی شامل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا کبھی ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ کسی ملک میں گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی نہیں گئے پانچ چھ ماہ قبل شامل ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا فنڈ ریزنگ کا ٹارگٹ کتنا ہے؟ چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ یو ایس اے مکرم منعم نعیم صاحب نے بتایا کہ نصف ملین ڈالر کا ہے۔ مختلف ریجنز میں واک (Walk) کے ذریعہ رقم اکٹھی کریں گے۔ کوشش ہے کہ ہر واک کے پروگرام میں پچاس ہزار ڈالر اکٹھا ہو۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا صرف احمدی احباب سے وصول کرتے ہیں یا غیر از جماعت احباب بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور پھر ہر علاقہ کے لئے آپ نے جو پچاس ہزار ڈالر کا ہدف رکھا ہے کیا یہ اس علاقہ کی آبادی اور جماعت کی تعداد کے پیش نظر رکھا ہے یا سب کو ایک جیسا ٹارگٹ دیا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو چیریٹی واک ہو چکی ہیں ان میں کیا کامیابی ہوئی ہے۔ چیئرمین صاحب نے بتایا کہ کافی لوگ شامل ہوئے تھے۔ دوسرے لوگ بھی شامل تھے لیکن بڑی تعداد احمدیوں کی تھی۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو فنڈ جمع ہوں ان میں سے کچھ لوکل چیریٹیز کو بھی دینا چاہئے۔

بیرونی پراجیکٹ کے بارہ میں چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ لائبیریا IT سینٹر شروع کیا ہوا ہے اور کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک کساوا پراجیکٹ شروع کیا ہے جس میں کساوا پراسیسنگ مشین، ڈرائر اور دیگر مشینیں ہیں۔ یہ مشینیں لائبیریا سے ہی حاصل کر کے وہیں install کی گئی ہیں جس کی وجہ سے غریب کسانوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ کسان ہمارے پاس Raw کساوا لے کر آتے ہیں اور پراسیس کے بعد واپس لے جاتے ہیں اور پھر مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ اب اسی طرح کے مزید پراجیکٹ لگانے کا بھی پروگرام ہے۔

Water for Life پروگرام کے بارہ میں دریافت کرنے پر چیئرمین صاحب نے بتایا کہ اس وقت انڈونیشیا میں اس پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے اور گزشتہ تین سالوں سے ہیومینیٹی فرسٹ یو ایس اے، انڈونیشیا میں Bagan Fishing Boats، سکول پراجیکٹس اور واٹر پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔ ایک ملین لوگوں کے لئے صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے کاموں کی رپورٹ دیتے ہوئے چیئرمین صاحب نے بتایا کہ گزشتہ دو سالوں میں فلاڈلفیا کے علاقہ میں کام کر رہے ہیں اور ہر ماہ ایک دفعہ ایک طے شدہ پروگرام کے تحت ایک ہزار ضرورتمند لوگوں کو پکا ہوا کھانا مہیا کرتے ہیں۔

St.Louis میں ایجوکیشن پروگرام میں مدد کر رہے ہیں۔ اسی طرح سان فرانسسکو میں آئی ٹی سکول میں مدد کر رہے ہیں۔ شکاگو میں بھی ایک سکول میں مدد دے رہے ہیں۔ نارتھ امریکہ میں بھی بعض آفت زدہ علاقوں میں شیلٹر قائم کئے گئے تھے۔

چیئرمین صاحب ہیومینیٹی فرسٹ نے بتایا کہ گھانا میں فلٹریشن پراجیکٹ کے لئے UNO میں گرانٹ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ اکرا (Accra) میں اس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اکرا میں کسی دوسرے ہسپتال کی بجائے احمدیہ ہسپتال کو کیوں منتخب نہیں کرتے۔ بعض ہسپتالوں میں لیبارٹری Test اور دوسری سہولتیں موجود ہیں ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیومینیٹی فرسٹ کے ان ممبران کو بعض انتظامی ہدایات بھی دیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے ساتھ یہ میٹنگ شام آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ

ہیومینیٹی فرسٹ کی میٹنگ کے بعد انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب، ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حضور انور نے ممبران کمیٹی سے کتب کے تراجم کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے اور کام کے جائزے لئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ”تذکرہ“ کے انگریزی ترجمہ کی جو نظرثانی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں اس کام کو دسمبر 2008ء تک مکمل کر کے طبع کروانے کی کوشش کی جائے۔

نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفین نو اور بالخصوص واقفات نو کو تراجم کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے امیر صاحب امریکہ کو ہدایت فرمائی کہ اردو انگریزی وغیرہ میں Masters کروانے کے لئے اچھی یونیورسٹیوں کا پتہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ”انگریزی ترجمہ کمیٹی“ کی یہ میٹنگ پونے نو بجے تک جاری رہی۔ امریکہ میں اس کمیٹی کے انچارج مکرم منور احمد سعید صاحب ہیں اور ان کی ترجمہ ٹیم میں مختلف نوجوان خدام و لجنات شامل ہیں اور یہ ٹیم وکالت تصنیف لندن کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔

میٹنگ کے آخر پر ٹیم کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

ٹرینیڈاڈ (Trinidad) کے وفد کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

بعدازاں ٹرینیڈاڈ (Trinidad) سے جلسہ سالانہ یو ایس اے میں شامل ہونے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ٹرینیڈاڈ سے امیر و مبلغ انچارج مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب کی قیادت میں 22 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ جس میں 9 مرد اور 13 خواتین شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوران گفتگو وفد کے ممبران کو تبلیغ کے کام کی طرف توجہ دلائی اور نئی بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر امیر صاحب نے بتایا کہ 114 بیعتیں اس سال ہو چکی ہیں۔ حضور انور نے توجہ دلائی کہ ابھی بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے وفد سے دریافت فرمایا کہ آپ کب چاہتے ہیں کہ میں ٹرینیڈاڈ آؤں؟ جس پر امیر صاحب ٹرینیڈاڈ نے عرض کیا کہ حضور آئندہ سال تشریف لائیں۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس ملاقات کے بعد مکرم خلیل احمد ملک صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بعدازاں تین فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد نو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے۔

اعلانات نکاح

مکرم داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ انچارج امریکہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے

12 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اخبارات ومیڈیا میں وسیع پیمانہ پر اشاعت

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس تاریخ ساز جلسہ سالانہ کو پہلی مرتبہ اخبارات نے وسیع پیمانہ پر کوریج (Coverage) دی ہے۔ اور جلسہ کے تعلق میں خبریں اور انٹرویوز شائع کئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پنسلوانیا کے اخبار "Lancaster Intelligencer Journal" کی نمائندہ کو جو انٹرویو 19 رجون 2008ء کو دیا تھا وہ اس اخبار نے اگلے روز اپنی 20 رجون کی اشاعت میں شائع کیا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر بھی شائع کی اور تصویر کے نیچے Caption دیتے ہوئے لکھا:

''مسلمانوں کے خلیفہ فارم شو کمپلیکس کے مقام پر خواتین کے جلسہ گاہ کا وزٹ کرتے ہوئے''۔

✿......اخبار نے لکھا کہ اسلام کے خلیفہ اس اختتام ہفتہ کے روز دنیا اور خاص طور پر Harrirsburg کے لوگوں کے لئے ایک پیغام لا رہے ہیں۔ افریقہ کا تین ہفتوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد اب امریکہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور قریباً دس ہزار امریکن مسلمان اس اختتام ہفتہ کو ساٹھویں سالانہ کنونشن میں انہیں خوش آمدید کہیں گے

مرزا مسرور احمد نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''تم اپنے خالق کو پہچان سکتے ہو جب تم اس کی مخلوق سے محبت کرتے ہو۔ اور یہ پیغام خاص طور پر صرف امریکیوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ پیغام تمام دنیا کے لئے ہے جو مسیح الزمان لائے ہیں''۔ انہوں نے یہ ریمارکس ہیرس برگ پہنچنے پر جمعرات کی شام اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں کہے۔ 'اگر ہر کوئی اس پیغام کو یاد رکھے اور اس پر عمل کرے تو دنیا میں دشمنی باقی نہ رہے۔ لوگوں کے دل کینہ سے پاک ہو جائیں۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ دنیا میں ایٹم بموں کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہر مہیا کردہ چیز کو لوگوں کی بہتری کے لئے استعمال میں لایا جائے''۔

قبل ازیں جمعرات کی شام کو' فارم شو کمپلیکس' میں جب مرزا مسرور احمد پہنچے تو اس وقت سفید پگڑی، سلیٹی رنگ کی شیروانی اور سفید شلوار پہن رکھی تھی۔ آتے ہی انہوں نے سینکڑوں رضاکاروں سے مصافحہ کیا اور بچوں کو پیار کیا۔

اس اخبار نے مزید لکھا کہ احمد جو مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ ہیں اور لندن کے رہائشی ہیں نے کہا کہ 2003ء میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد سے پہلی مرتبہ ان کی امریکہ آمد کا مقصد اپنے لوگوں سے ملنا اور ہر اُس شخص سے ملنا ہے جو انہیں ملنا چاہتا ہے۔ احمد نے کہا کہ ان کا پیغام صرف یہی نہیں کہ تمام مسلمان فرقے متحد ہو جائیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ تمام مذاہب کے لوگ آگے آئیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ جس شخص کے وہ منتظر تھے وہ مسیح دنیا میں تشریف لا چکے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی ایک مذہبی تنظیم ہے اور افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا، یورپ اور شمالی و جنوبی امریکہ کے 185 سے زائد ممالک میں ان کی شاخیں ہیں۔ جماعت احمدیہ اس وقت اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ Persecuted جماعت ہے۔

بعض احمدی احباب وخواتین کا ریفرنس دیتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ احمدی کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا ایک جرم ہے۔ مسلمان ملکوں میں دوسرے درجہ کے شہری ہیں تاہم مغربی دنیا نے ہمیں آزادیٔ تقریر کی اجازت دی ہے۔

جماعت احمدیہ ہی دنیا میں ایک واحد اسلامی جماعت ہے جن کا ایک لیڈر ہے جو ان کو متحد رکھتا ہے۔ مہمان نوازی کی ٹیم کی ایک خاتون ممبر نے کہا کہ میرے لئے تو ایک بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ میرا ایک لیڈر ہے جن کی طرف مَیں روحانی ہدایت کے لئے رجوع کرسکتی ہوں۔ خلیفہ کے لئے ہماری محبت ہماری اپنے والدین اور خاندان کی محبت سے زیادہ ہے۔ ہماری محبت اللہ سے شروع ہوتی ہے جو کہ دنیاوی رشتوں سے بالا ہے۔

خلیفہ ہمارے محبوب ہیں۔ انہیں دیکھنے کی آرزو ہے۔ ایک محبت جوش زن ہے۔ اور ایک طرح کی خوشی ہے کہ ہم ان سے ملیں گے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ آج کا سیشن مردوں کی طرف نماز سے شروع ہوگا جو احمد پڑھائیں گے۔ عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ ہے وہ وہیں بیٹھے احمد کو ایک بڑی ٹی وی سکرین پر دیکھ سکیں گے۔ احمد کی تقاریر آج ایک بجے اور اتوار کو دس بجے بین الاقوامی سیٹلائٹ سٹیشن سے نشر کی جائیں گی۔ یہ تقاریر alislam.org پر بھی ملاحظہ کی جاسکیں گی''۔

✿......جلسہ کی خبر دیتے ہوئے Harrisburg Pennsylvania کے ایک اخبار "The Patriot News" نے اپنی 25 رجون 2008ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت لکھا:

ایک مسلم فرقہ کی کانفرنس میں امن بطور خاص موضوع بحث ہوگا۔

اس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا کہ:

جب احمدیہ فرقہ کے ہزاروں لوگ کنونشن کے لئے ہیرس برگ میں جمع ہوں گے اس وقت دوسرے لوگوں کو بھی اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دعوت عام ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت، مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ مسیح موعود جن کی آمد کی پیشگوئی محمد ﷺ نے کی تھی وہ انیسویں صدی کے آخر پر مبعوث ہوئے۔ یہ جماعت گزشتہ 60 سال سے سالانہ کانفرنس کا انعقاد کرتی چلی آرہی ہے۔ پچھلے سالوں میں کانفرنس واشنگٹن کے آس پاس منعقد ہوتی تھی جن میں تقریباً سات ہزار تک شرکاء شامل ہوتے تھے۔ اس سال تعداد دس ہزار تک بڑھ جائے گی اس لئے بڑی جگہ کے لئے فارم شو کمپلیکس حاصل کیا گیا ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ احمدی فرقہ مسلمان ایک اصلاحی فرقہ کے طور پر معرض وجود میں آیا۔ 1984ء میں پاکستانی گورنمنٹ نے قانون پاس کیا جس کی رو سے احمدی مسلمان، مسلمان نہیں کہلا سکتے اور انہیں اسلامی طریقہ سے عبادت کرنے کی اجازت نہیں تاہم امریکہ میں احمدیوں اور سنیوں کے تعلقات مناسب طور پر اچھے ہیں۔ کھلی کھلی دشمنی اور مخالفت کے باوجود احمدی لٹریچر میانہ روی اور رواداری کی تلقین کرتا ہے۔

✿......اخبار The Paxton Herald نے اپنے 11 رجون 2008ء کے شمارہ میں جلسہ سالانہ اور حضور انور کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے یہ عنوان لگایا:

''مسلمان برائے امن کانفرنس''۔

اس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا: تمام دنیا سے مسلمان 20، 21، 22 جون کو امریکہ اور خاص طور پر ہیرس برگ تشریف لا رہے ہیں۔ ایک ایسا سال جس میں کیتھولک اور بدھ عالمی رہنماؤں نے متحدہ ریاست امریکہ کا دورہ کیا، مسلمانوں کے خلیفہ بھی فارم شو کمپلیکس (Farm Show Harrisburg Complex) 20، 21، 22 جون کو تشریف لائیں گے۔ تقریباً دس ہزار امریکن مسلمان حضرت مرزا مسرور احمد کی یہاں پہلی مرتبہ آمد کا مشاہدہ کریں گے۔ ان کی یہاں آمد کا مقصد امن اور اتحاد کی ضرورت پر زور دینا ہے۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں اور موجودہ خلیفہ ہیں اور عالمی سربراہ اعلیٰ ہیں۔ صد سالہ جوبلی کی تقریبات منانے کے لئے عالمی دورہ کر رہے ہیں۔ تین ہفتہ کا افریقہ کا دورہ کرنے کے بعد امریکہ آرہے ہیں۔ افریقہ میں انہوں نے گھانا، بینن اور نائیجیریا کا دورہ فرمایا۔ جہاں انہوں نے امن اور اتحاد پر زور دیا اور وہاں مختلف جلسوں میں ایک لاکھ تک مسلم حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضرت مرزا مسرور احمد آج کل اپنی اہلیہ اور بچوں اور دو نواسوں کے ہمراہ لندن میں مقیم ہیں۔ اس سال عالمی دورہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا مقصد سادہ الفاظ میں اتنا ہی ہے کہ مَیں دنیا میں امن کی ترویج کروں۔ یہ ہمارا عظیم کام ہے کہ دنیا کے ہر انسان تک امن کے پیغام کی رسائی ہوسکے۔

✿......اخبار "Intelligencer Journal" نے اپنی 14 رجون 2008ء کی اشاعت میں لکھا کہ امریکہ کے ایک مسلمان گروپ کا ہیرس برگ میں اجتماع کا پروگرام ہے۔ یہ کانفرنس جس کا کام امن کو فروغ دینا ہے احمدی خاندانوں کے لئے یہ بہت اہم تقریب ہے اور خاندان شروع سال سے ہی ایک مرتبہ اس موقع پر اکٹھے ہونے کا پروگرام بنا رہے ہوتے ہیں۔ یہ کانفرنس جمعہ سے شروع ہوکر اتوار تک جاری رہے گی۔ یہ ساٹھویں کانفرنس ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی کانفرنس کا روپ دھارے گی۔ اس میں پہلی مرتبہ جماعت کے عالمی سربراہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد بھی شریک ہونے کے لئے تشریف فرما ہوں گے۔

✿......اخبار "The Patriot News" نے اپنے 22 رجون 2008ء کے شمارہ میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کی اس تین روزہ کانفرنس میں دس ہزار کے قریب لوگوں کے اجتماع کی امید تھی۔ ہفتہ کے روز بڑی تقریب امن کانفرنس تھی جس میں اس جماعت نے باہر کی کمیونٹیز کو مدعو کیا ہوا تھا تاکہ امن اور اسلامی دنیا سے غلط فہمیوں کی بجائے ایک تعارف حاصل ہو جائے۔ یہ کانفرنس جس میں ان کے عالمی لیڈر مرزا مسرور احمد جو لندن میں رہائش پذیر ہیں اور پہلی مرتبہ امریکہ آئے ہیں ان کو دیکھا ہے۔ اس کانفرنس کا اختتام آج ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ امریکہ کو پہلی مرتبہ اخبارات میں وسیع پیمانہ پر کوریج ملی ہے اور میڈیا کا جماعت کی طرف رجحان ہوا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جلسہ سالانہ امریکہ میں پریس اور میڈیا کے 26 نمائندگان شامل ہوئے۔ جبکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ 408 غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کی مجموعی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ساڑھے نو ہزار (9,500) سے زائد رہی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ جبکہ گزشتہ سال امریکہ کے جلسہ کی حاضری چار ہزار سے زائد تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آمد اور بنفس نفیس جلسہ میں شمولیت اور برکت کی وجہ سے حاضری میں دوگنے سے زائد کا اضافہ ہوا۔ اور امریکہ کے طول وعرض سے احباب جماعت تین تین ہزار میل سے زائد کے بڑے لمبے سفر طے کر کے جلسہ کے لئے پہنچے۔ امریکہ جو کہ 52 سٹیٹس پر مشتمل وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ملک ہے اور امریکہ کے اندر ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ کا تین گھنٹے کے ٹائم کا فرق ہے۔ اگرچہ سفر میں سہولت ہے لیکن بڑے لمبے اور کئی کئی دن کے سفر کرکے احباب ملک کی دور دور کی جماعتوں سے جلسہ میں پہنچے تھے۔ جلسہ میں خوشی ومسرت کا سماں تھا۔ ایک روح پرور ماحول تھا۔ ان تین دنوں میں ہر ایک نے حضور انور کے مبارک وجود سے جہاں فیض پایا وہاں بے انتہا برکتیں بھی سمیٹیں اور اپنی پیاس بھی بجھائی۔ اور روحوں کو سیراب کیا۔ جس سے ان کے ایمانوں کو حلاوت نصیب ہوئی اور یہ لوگ اپنے دامن میں یہاں سے برکتیں اور مسرتیں لئے ہوئے واپس اپنے گھروں کو لوٹے اور حضور انور کے ساتھ ان کے گزرے ہوئے یہ ایام ہمیشہ کے لئے یادگار بن گئے اور ان کے گھروں کی زینت بن گئے۔ اللہ کرے کہ ان برکتوں اور خوشیوں سے ہمیشہ ان کے گھر بھرے رہیں اور یہ ان سعادتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔ آمین (باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

رپورٹ ہفتہ قرآن مجید جماعت ہائے احمدیہ بھارت

الحمدللہ درج ذیل جماعتوں سے ہفتہ قرآن مجید شایان شان طریق پر منائے جانے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ تنگیٔ صفحات کی بناء پر صرف جماعتوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

جماعت احمدیہ باری پاری گام (کشمیر)، چندہ پور، وڈمان، جزچرلہ (آندھرا)، بلارشاہ (مہاراشٹر)، کانپور (یوپی)، بینگلو، شموگہ (کرناٹک)، کوڈالی، پینگاڑی، آلپی (کیرلہ)، برہ پورہ (بہار)۔

(نظارت تعلیم القرآن ووقفِ عارضی قادیان)

لجنہ اماء اللہ: قادیان (دارالامان)، پنکال، دہلی، بھاگلپور، خانپوملکی، کانپور، شاہجہانپور، سورب، تیرد پور، یادگیر، عثمان آباد، اللنور، نخ الدین پور، سکندرآباد، کالیکٹ، چنتہ کنتہ، گلبرگہ، وڈمان، وانیم بلم، مرکرہ، کنورسٹی، ہبلی، منجیری۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

صوبائی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش

مورخہ ۳۰ر اور ۳۱ر اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حیدرآباد و آندھراپردیش کو مشترکہ طور پر اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ۳۰ر اگست بروز ہفتہ کی رات سے ہی مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور تمام مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام مسجد الحمد میں ہی کیا گیا تھا۔ حیدرآباد سمیت آٹھ سرکلوں سرکل ورنگل، گوداوری، چنتہ کنتہ، نظام آباد، نلگنڈہ، سکندرآباد، ظہیر آباد سے ۷۹۴ خدام و انصار اور اطفال شامل ہوئے۔ مورخہ ۳۱ اگست کو شام تقریباً سات بجے مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی مسجد الحمد آمد پر محترم صوبائی قائد صاحب اور دیگر قائدین، مبلغین اور معلمین اور مقامی مجلس کے کارکنان نے خیر مقدم کیا۔ ساڑھے سات بجے شام صدر صاحب کی نگرانی میں اختتامی پروگرام رکھا گیا تھا اور اس میں صوبائی امیر صاحب آندھراپردیش، نائب ناظر صاحب تعلیم (قادیان)، مہتمم صاحب اطفال، امیر صاحب جماعت احمدیہ (حیدرآباد)، امیر صاحب جماعت احمدیہ سکندرآباد، محترم مبلغ سلسلہ حیدرآباد، ناظم صاحب انصاراللہ آندھراپردیش اور قائد صاحب مقامی کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام شرکاء اجتماع نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ ساتھ عہد دہرایا ایک نظم کے بعد خاکسار نے صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کی حسن کارکردگی کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ پہلی تقریر مہتمم صاحب اطفال اور دوسری تقریر صوبائی امیر صاحب نے کی۔

اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال اور خدام میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد اختتامی دُعا کروائی گئی اور اسی طرح خدمت خلق کے تحت تمام صوبہ کے مبلغین، معلمین، سرکل انچارج اور قائدین کو حوصلہ افزائی کے طور پر تحفہ جات دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان اور معاونین کو اجر عظیم عطا کرے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس اجتماع کے بہترین نتائج عطا فرمائے۔ (محمد مبشر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ آندھراپردیش)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۲۰۰۸ء میں طبی امداد کے لئے رضاکارانہ خدمت کی ضرورت

احباب جماعت کے لئے اعلان ہے کہ طب سے تعلق رکھنے والے احباب یعنی ڈاکٹر صاحبان Pharmacists, Lab technician, X-Ray technician, Nurses اور پرچی وغیرہ بنانے کے لئے رضاکار خدمت کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ کم از کم پانچ یوم بلاشرط کام کرنے کے لئے تیار احباب اپنا اسم گرامی پتہ فون نمبر مع علمی قابلیت یعنی سند کی کوائف وغیرہ جلد خاکسار کو ارسال کریں تا کہ ان کا نام ڈیوٹی شیٹ میں درج کیا جا سکے۔ (ڈاکٹر طارق احمد ناظم طبی امداد فون نمبر 9815573546)

ضروری اعلان بابت جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بابرکت روحانی اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں کی ہیں ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو ان سے ضرور فیضیاب فرماتا ہے۔

ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف، کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ جبکہ انتظامیہ کے لئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو..... کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی۔'' (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

اعلانات نکاح

۱- خاکسار کے بیٹے عزیزم شفیق احمد کا نکاح مورخہ ۲۳ر اپریل کو عزیزہ ریحانہ وسیمہ بنت مکرم محمد اختر علی صاحب دیوگھر بہار کے ساتھ مبلغ ۳۱۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے برہ پورہ میں پڑھا۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے) (محمد وسیم جمشید پور)

۲- خاکسار کے بھانجے عزیزم وسیم احمد ڈار ابن مکرم ظہور احمد ڈار آسنور کا نکاح عزیزہ عطیۃ النور بنت مکرم عبدالرحیم صاحب ساجد بالسو کے ساتھ مبلغ ۷۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ ۲۴ر اگست کو مکرم ناصر احمد صاحب ندیم انسپکٹر وقف جدید نے پڑھا۔ (اعانت بدر ۲۰۰ روپے) (فاروق احمد ناصر مبلغ سلسلہ ناصرآباد)

اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

اعلانات ولادت

۱- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلی بچی سے نوازا ہے بچی کی ولادت مورخہ یکم اگست کو ہوئی۔ بچی محترم محمد اقبال صاحب منڈا سگر کی نواسی اور عبدالستار صاحب کی پوتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام امۃ الوکیل تجویز فرمایا ہے۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے) (بدیع الزمان معلم سلسلہ ہبلی)

۲- مورخہ ۲۰ر جون کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر معلم وقف جدید کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے اور حضور انور نے از راہِ شفقت بچے کا نام سفیر احمد تجویز فرمایا ہے نومولود شفیق احمد صاحب تیاپوری کا پوتا اور محمد سلیمان صاحب کا نواسہ ہے۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

۳- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلی بچی عطاء فرمائی ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جاذبہ اعجاز تجویز فرمایا نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم حبیب اللہ گنائی آف رشی نگر کشمیر کی پوتی اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب بانڈے آف ماندوجن کی نواسی ہے۔ (اعجاز احمد گنائی خادم سلسلہ جالندھر)

۴- خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے پہلا بچہ دوسری بیوی مبشرہ خاتون سے مورخہ ۱۵ر جولائی ۲۰۰۸ء کو عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام ''عطاء الکریم'' تجویز فرمایا ہے نومولود کو وقف نو کے تحت وقف کیا ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف صاحب آف کھڈا کا پوتا اور مکرم منیر الدین خان صاحب یادگیر کا نواسہ ہے۔ (عبدالمالک انور قادیان)

نومولود بچوں کے نیک صالح خادم دین اور قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دُعا ہے۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17833 میں گلزار خان ولد مکرم عبد الرشید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت 2007-12-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: گلزار خان　　گواہ : نصر من اللہ

وصیت نمبر:17834 میں اطہر احمد بلالی ولد مکرم منور احمد تنویر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت 2007-12-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: اطہر احمد بلالی　　گواہ : نصر من اللہ

وصیت نمبر:17835 میں نصیر احمد خان ولد مکرم نذیر احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت 2007-12-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: نصیر احمد خان　　گواہ : نصر من اللہ

وصیت نمبر:17836 میں محمد خالد قریشی ولد مکرم محمد کامل قریشی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت جنوری 2001 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 2007-12-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: محمد خالد قریشی　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17837 میں عطاء المنعم فائق ولد مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 2007-12-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : طاہر احمد چیمہ　　العبد: عطاء المنعم فائق　　گواہ : اظہر احمد خادم

وصیت نمبر:17838 میں فریدہ بیگم زوجہ مکرم حامد اللہ غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ: حق مہر 12000 بذمہ شوہر۔ زیورات طلائی ۲۲ کیریٹ: انگوٹھی نو عدد وزن تیس گرام، کان کے بالیاں گیارہ جوڑی وزن پینتیس گرام، نکلیس سیٹ ایک عدد وزن پینتیس گرام، کڑے ایک جوڑی وزن پینتیس گرام کل وزن 135 گرام قیمت اندازاً -/1,28,250 روپے۔ چاندی کی چین ایک جوڑی 100 گرام قیمت اندازاً سولہ سو روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حامد اللہ غوری　　الامۃ : فریدہ بیگم　　گواہ : احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر:17839 میں حامد اللہ غوری ولد مکرم محمد محمود غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ سنتوش نگر کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.8.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ محترمہ والدہ صاحبہ سے ترکہ جائیداد نقد رقم اڑتالیس ہزار پانچ سو روپے حاصل ہوچکی ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 2007-12-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ظہیر الدین　　العبد: حامد اللہ غوری　　گواہ : احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر:17840 میں قمر الہدیٰ ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم احمدی ساکن بانو چھاپر ڈاکخانہ بانو چھاپر ضلع مغربی چمپارن صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کے پاس منقولہ جائیداد اس وقت نہیں ہے۔ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل یہ ہے۔ بانو چھاپر میں رہائشی مکان جس کا رقبہ سات دھر ہے جس کی قیمت موجودہ دو لاکھ چالیس ہزار روپے ہے۔ کھیتی اور آم باغ کی زمین جس کا کل رقبہ نو کٹھہ ہے موجودہ قیمت بائیس لاکھ پچاس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/10.000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت 2007-12-01 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید شکر اللہ مبلغ　　العبد: قمر الہدیٰ　　گواہ : شیخ سلمان معلم

وصیت نمبر:17841 میں صباحت پروین بنت مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.8.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ نہیں ہے

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: ممبران جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-6222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ میں کان کی بالی پانچ گرام ۲۲ کیریٹ کی ہے جس کی قیمت چار ہزار پانچ سو روپے ہے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمود احمد گلبرگی　　الامۃ: صباحت پروین　　گواہ : محمد ابراہیم تیرگھر

وصیت نمبر:17842 میں آزاد احمد ولد مکرم غلام قادر شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3786 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 08-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مختار احمد ظفر　　العبد: آزاد احمد　　گواہ : طارق محمود

وصیت نمبر:17843 میں محمد غوث الدین معلم ولد مکرم انصار میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال تاریخ بیعت 2001، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 08-1-1 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نسیم احمد طاہر　　العبد: محمد غوث الدین　　گواہ : سیف الدین احمد قمر

وصیت نمبر:17844 میں نسیم احمد طاہر مبلغ سلسلہ ولد مکرم عبد اللطیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن جنک پوری ڈاکخانہ جنک پوری ضلع لدھیانہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات ہیں جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4962 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عاشق حسین　　العبد: نسیم احمد طاہر　　گواہ : مختار احمد ظفر

وصیت نمبر:17845 میں صداقت حسین معلم ولد مکرم محمد صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات ہیں اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ملے گی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3612 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد انور احمد　　العبد: صداقت حسین　　گواہ : نسیم احمد طاہر

وصیت نمبر:17846 میں مظفر الہدیٰ معلم ولد مکرم منہاج الہدیٰ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد ہوگی تو اطلاع کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3612 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.1.08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نسیم احمد طاہر　　العبد: مظفر الہدیٰ　　گواہ : محمد انور احمد

دعائے مغفرت

۱۔ میرے چچازاد بھائی چودھری محمد یونس صاحب صادق آباد پاکستان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص پیدائشی احمدی تھے۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر ضلع مظفر گڑھ کے مقام جیتوئی میں اپنی زمین میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کی۔ اس علاقے میں یہ نئی جماعت احمدیہ کا قیام ہے۔ اپنے بچوں کی روحانی تعلیم و تربیت کے لئے ربوہ میں مکان تعمیر کیا اور بچوں کو ربوہ لے آئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کی عمر لگ بھگ ۸۰ برس تھی۔ (خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان)

۲- خاکسار کی والدہ محترمہ خیر النساء بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر عبد الحلیم صاحب مرحوم آف دیودرگ ضلع رائچور۔ کرناٹک) بنگلور میں ۹ ستمبر کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نیک اوصاف کی حامل تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ تہجد گزار اور دُعا گو خاتون تھیں۔ قرآن مجید پڑھنا اور پڑھانا، ان کا وصف تھا۔ آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی سب بفضلہٖ تعالیٰ شادی شدہ ہیں۔ آپ کی تربیت اور جماعت کے ساتھ والہانہ عشق کے نتیجہ میں خاکسار قادیان دار الامان میں خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے۔
(کلیم احمد ناصر B.Com کارکن دفتر امور عامہ قادیان)

احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دُعا

۱- محمد فرحت اللہ صاحب حال مقیم قادیان اپنی صحت وسلامتی اور اپنی دو بہنوں مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ قاسمہ بیگم صاحبہ اور ان کے بچے جو کہ غیر احمدی ہیں ان کے قبول احمدیت کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے)

۲- خاکسار اور والدین کی صحت وسلامتی اور خاکسار کی دو واقفات بچیوں کے اعلیٰ مستقبل کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (ایم مختار شکیل احمد بھٹی معلم سلسلہ سرکل دہرادون)

۳- مکرم مبارک احمد شاہ صاحب، ہمبرگ جرمنی، مکرم عطاء الٰہی خان صاحب جرمنی اور امجد احمد صاحب جرمنی اپنی اور اپنے اہل خانہ کی دینی و دنیاوی ترقیات نیز بچوں کے روشن مستقبل جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (بشیر الٰہی خان قادیان)

۴- خاکسار کی کامل شفایابی اور گال بلیڈر کے کامیاب آپریشن کے بعد صحت وسلامتی کے لئے قارئین بدر سے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (ماسٹر محمود احمد خان زعیم مجلس انصار اللہ مانلو کشمیر)

۵- مکرم ملک محمد شاہد حسین صاحب اعوان نے امریکہ سے اطلاع دی ہے کہ اُن کے والد محترم محمد حسین صاحب اعوان کو نمونیہ کا شدید حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کی کامل شفایابی اور صحت وسلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد بھٹی قادیان)

۶- اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ طاہرہ طاہر جو کہ وقف نو میں شامل ہے نے امسال پونہ یونیورسٹی سے بی ایس سی فرسٹ ایئر کے کمپیوٹر سائنس میں 81% نمبر حاصل کر کے فرسٹ کلاس Distinction کی پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اس کے اور خاندان کے حق میں بابرکت کرے اور بچی کو صالحہ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (طاہر احمد عارف لوناوالا مہاراشٹر)

2 Bed Rooms Flat

Independant House. All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

وسطی ایشیا میں شدید زلزلہ کرغستان میں ۷۲ ہلاک

وسطی ایشیا میں ۵؍اکتوبر کو زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے امریکی محکمہ موسمیات کے مطابق مغربی کرغستان کے سیری طاش میں مقامی وقت کے مطابق رات نو بج کر ۵۲ منٹ پر آئے اس زلزلے کا مرکز کرغستان اور ازبکستان کی سرحد پر سیری طاش سے ۵۵ کلومیٹر مشرق میں واقع تھا اس میں ۷۲ افراد ہلاک ہوئے۔ اس زلزلے کا اثر کرغستان تاجکستان اور ازبکستان سمیت پورے وسطی ایشیا پر پڑا لیکن سب سے زیادہ اثر کرغستان میں رہا۔ زلزلے کے جھٹکے چین وافغانستان میں بھی محسوس کئے گئے۔

میڈیسن میں نوبل انعام ایک جرمن، ۲ فرانسیسی ماہرین طب کو دیا گیا

اس سال طب کے نوبل انعام ایک جرمن اور دو فرانسیسی ماہرین طب کو دیا گیا ہے جنہوں نے شدید انسانی بیماریاں پیدا کرنے والے دو وائرس دریافت کئے ہیں یہ اعلان نوبل انعام دینے والے ادارہ نے ۶ اکتوبر کو کیا۔ ۱۴ لاکھ ڈالر کا یہ انعام جرمنی کے ژرہاوزین اور فرانس کے فرانکوئیز بیرے سنوسی اور لک مونٹیگنیر کو دیا گیا۔ ہاوزین نے سروائکل کینسر کے اسباب کا پتہ لگایا جبکہ باقی دو نے ایڈز پیدا کرنے والے وائرس کا سراغ لگایا۔ سویڈن کے کیرولنسکا انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے روایتاً سب سے پہلے طب کے نوبل انعام کا ہی اعلان کیا جاتا ہے سائنس اور ادب اور امن کے انعامات ۱۹۰۱ء سے رائج کئے گئے یہ انعامات ڈائنامائٹ کے موجد الفرڈ نوبل کی وصیت کے مطابق ان کے ترکہ سے دیئے جاتے ہیں۔

لاہور کے قریب خودکش حملہ سے ۲۶ افراد ہلاک ۱۰۰ زخمی

۶؍اکتوبر کو اسلام آباد بھکر میں رکن قومی اسمبلی رشید اکبر نورانی کے ڈیرے پر خودکش حملہ ہوا جس میں ۲۶ افراد ہلاک اور ۱۰۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔ حملہ میں رشید اکبر بھی زخمی ہوئے۔ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہاں بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ رشید اکبر مختلف کاموں اور ملاقاتوں کے لئے آئے افراد سے مل رہے تھے کہ خودکش حملہ آور نے قریب پہنچ کر خود کو اڑا لیا۔ دھماکے کے نتیجہ میں زبردست تباہی پھیل گئی اور بڑی تعداد میں لوگ زخمی ہو گئے۔

سری لنکا میں خودکش دھماکہ ۲۵ ہلاک ۸۰ زخمی

شمالی وسطی سری لنکا کے انورادھاپور شہر میں ایک خودکش دھماکے میں اپوزیشن لیڈر سابق فوجی جنرل سمیت ۲۵ افراد ہلاک اور ۸۰ زخمی ہو گئے۔ حملہ آور نے حزب اختلاف کی سب سے بڑی جماعت یونائٹڈ نیشنل پارٹی کے دفتر کو نشانہ بنایا تھا۔

جودھپور (راجستھان) کے چامنڈا مندر میں بھگدڑ سے ۲۲۴ افراد کی موت

۳۰ ستمبر بروز منگل کو جودھپور (راجستھان) کے مہران گڑھ قلعہ میں واقع چامنڈا مندر میں بھگدڑ سے ۲۲۴ افراد کی موت ہو گئی۔ جبکہ درجنوں زخمی ہو گئے۔ ریاستی حکومت نے ہلاک ہونے والے افراد کے اہل خانہ کو ۲-۲ لاکھ روپئے دینے کا اعلان کیا جبکہ زخمیوں کو ۵۰-۵۰ ہزار روپے کی امداد دی جائے گی۔ منگل کے روز ہندوؤں کا نوراتروں کا تہوار شروع ہوا تھا اس کے آغاز پر پوجا کے لئے مندر میں قریباً ۲۰ ہزار لوگ جمع ہوئے تھے۔

صدر مملکت اور وزیر اعظم نے دی عید الفطر کی مبارکباد

یکم اکتوبر کو صدر مملکت محترمہ پرتیبھا دیوی سنگھ پاٹل اور وزیر اعظم منموہن سنگھ نے ملک کو عید الفطر کے موقع پر مبارکباد دی اور لوگوں سے کہا کہ وہ امن اور مفاہمت کو فروغ دیں اور اس کے ساتھ اس بات کا ایک بار پھر عزم کریں کہ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کریں گے۔ اپنے پیغام میں صدر مملکت نے امید ظاہر کی کہ اس سال کا تہوار ہمارے درمیان دوستی باہمی خیر سگالی، امن، مفاہمت کے جذبہ کو مستحکم کرے گا۔

ملک بھر میں عوامی مقامات پر تمباکو نوشی پر پابندی عائد

۲؍اکتوبر سے پورے ملک میں عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی پر پابندی لگ گئی ہے۔ مرکزی وزیر صحت ڈاکٹر امبومنی رام داس نے ایک موقعہ پر کہا کہ کام کرنے کے مقام پر سگریٹ نوشی پر پابندی سے نہ صرف سگریٹ نوشی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوگی بلکہ کام کرنے والوں کو بہتر ماحول ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں سگریٹ نوشی کرنے والوں کے آس پاس رہنے والے تقریباً ۲ لاکھ افراد کی موت ہو جاتی ہے۔ مرکزی وزارت صحت نے بیشتر اخبارات میں پورے صفحہ کے اشتہار کے ذریعہ اس کے متعلق بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔

جنوبی ایشیا میں بڑھ رہا ہے موبائل کا استعمال

موبائل فون کے استعمال کے معاملے میں جنوبی ایشیا تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ سری لنکا کی انفورمیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) تنظیم ایشیا اور اے سی نیلسن کی طرف سے کی گئی ریسرچ نے اس بارے میں کچھ دلچسپ نتائج دیئے ہیں۔ آبادی کے معاملے میں ایشیا کے سب سے چھوٹے دیش مالدیپ میں اوسطاً ۱۰۰ لوگوں میں کئی کے پاس ایک سے زائد سم کارڈ ہیں۔ بھارت میں اس وقت ۳۰ کروڑ موبائل گراہک ہیں اور سرکار کا نشانہ آئندہ ۲۰۱۲ تک ۶۵ کروڑ موبائل گراہک بنانے کا ہے۔ چین کے بعد بھارت وائرلیٹ کا سب سے بڑا بازار ہے۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں ۹۸ فیصد لوگوں تک موبائل سگنل کی پہنچ ہوتی ہے۔ ۲ کروڑ کی آبادی والے دیش سری لنکا میں ۸ لاکھ سے زائد موبائل اور تقریباً ۱۰ لاکھ ادارتی ٹیلی فون ہیں۔ کولمبو کی کمپنی ایل آئی آر این ایشیا کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر شری روہت نے بتایا کہ سری لنکا کے سنٹرل بنک سے ملے اعداد و شمار کے مطابق سال ۲۰۰۶ میں سری لنکا کے ۷۰ فیصد گھروں میں کسی نہ کسی کا ٹیلیفون تھا۔ ریسرچ سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ پاکستان میں آدھی آبادی کے پاس موبائل فون ہیں۔

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اوّل

کا ہے اور تیسرا چیلنج اپنے اعمال کو درست کرنے کا ہے کیونکہ تبلیغ بغیر درستی اعمال کے نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے وہ ظالم ہے وہ جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراضات کا نشانہ بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (سورۃ النحل آیت ۱۲۹) یاد رکھو نیکی ضائع نہیں کیا جاتا۔ پس ہم نے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اپنے ساتھ دنیا کے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو دنیوی آفات سے بچانا ہے اور انہیں خدا تعالیٰ کی گود میں بٹھانا ہے۔

فرمایا: خطبہ جمعہ کے شروع میں جس آیت کی تلاوت کی گئی ہے خدا نے اس میں لباس کو ننگ کو ڈھانکنے اور خوبصورتی پیدا کرنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ اس میں جہاں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم اپنی کمزوریوں کو ڈھانکیں اور زینت پیدا کریں وہیں یہ بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ آج کل ان ملکوں میں لباس کو فیشن کے نام پر بہت بے ہودہ اور لغو بنا دیا گیا ہے۔ اپنے ننگ لوگوں پر ظاہر کرنا زینت سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس کے ان دونوں مقاصد کو پورا کرو اور پھر تقویٰ کے لباس کو پہنو۔ دنیوی لباس کو اس لباس سے مشروط ہونا چاہئے جو خدا کو پسند ہے اور خدا کے نزدیک بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ بچپن سے ہی بچوں میں تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے لباس پہننے کی عادت ڈالیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہے ہر ایک ان میں سے تقویٰ پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا حظ لے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم شرائط بیعت کو مدنظر رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا کہ: ۲۸؍دسمبر ۱۹۸۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرانس کے دورہ میں اس کشفی نظارے کا ذکر فرمایا تھا جس میں گھڑی پر ۱۰ کے ہندسہ کو چمکتے ہوئے دیکھا اور جو کشف فرائی ڈے دی ٹینتھ کے حوالے سے جماعت میں مشہور ہے اور آج اتفاق سے فرائڈے دی ٹینتھ ہی ہے اور فرانس سے ہی یہ خطبہ دیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کشف کو اور اس مسجد کی تعمیر کو بہت بہت مبارک کرے۔ فرمایا: اس سے پہلے مسلمان اسپین کے راستے سے فرانس میں داخل ہوئے تھے لیکن ان کو کامیابی نہیں ملی تھی لیکن اس دفعہ ہم باہر سے نہیں داخل ہوئے بلکہ اندر سے ہی انشاء اللہ فرانس میں دلوں کو جوڑنے اور بنی نوع انسان میں محبت پیدا کرنے کا کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی عبادتیں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel. (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 57 Thursday 16th October 2008 Issue No. 42

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

............آپ کے پاس خلافت ہے اور ہم اس سے محروم ہیں............

ایک غیر مبائع عالم کی نصیحت:
''ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں''

رسالہ ''انصار الدین'' کے صد سالہ خلافت نمبر میں خاکسار محمود احمد ملک کے قلم سے ایک ایسا واقعہ پیش کیا گیا ہے جو خاکسار نے ۱۹۹۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں **تحریر کیا تھا اور** اُسی سال یہ واقعہ ہفت روزہ **''الفضل انٹرنیشنل'' کی** زینت بھی بنا اور بعد میں **بعض دیگر رسائل میں بھی شامل** اشاعت کیا گیا۔ (محمود احمد ملک)

ہر احمدی کو خلافت اور خلیفہ وقت کی ذات سے جو عشق کا تعلق ہے وہ ساری دنیا میں کہیں اَور دکھائی نہیں دیتا اور گو احمدی خاندان میں پیدا ہونے والے ہر بچے کی طرح مجھے یہ عشق وراثت میں بھی ملا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ میری زندگی میں بہت سے ایسے واقعات بھی پیش آئے ہیں، جب دل میں اس عشق کے حوالے سے نہایت عجیب کیفیت پیدا ہوگئی جو الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس حوالہ سے ایک واقعہ یوں ہے کہ ۱۹۸۷ء میں جب میں کمپیوٹر کے سلسلے میں لاہور میں زیر تعلیم تھا اور تبلیغ کے میدان میں بھی خدمت کے مواقع تلاش کرتا رہتا تھا۔ تو اُس وقت اپنے کچھ غیر مبائع عزیزوں کے تعلق سے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ''لاہوری جماعت'' کے ان افراد کو بھی جو محض غلط فہمیوں کا شکار ہیں احمدیت کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرانا چاہئے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کے پاس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو تبرکات موجود ہیں، انہیں بھی دیکھنے کی خواہش بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ اپنی اس خواہش کی تکمیل میں مجھے غیر مبائع احمدیوں کے مرکز جانے کا موقع ملا جو ہمارے احمدیہ ہاسٹل ''دارالحمد'' سے قریب ہی تھا۔ تاہم ''لاہوری جماعت'' کے افراد سے میرا یہ پہلا باقاعدہ رابطہ کچھ ہی عرصہ بعد آخری رابطہ ثابت ہوا۔ دراصل یہ رابطہ تین مہینے بعد اس منطقی نتیجہ پر پہنچ کر منقطع ہوا کہ ان (غیر مبائع افراد) میں سے اکثر ہمارے خلفاء کرام سے محض ذاتی بغض وعناد رکھتے ہیں۔

جب مَیں نے لاہوری جماعت کے مرکز دارالسلام جانا شروع کیا تو مختلف افراد سے میری ملاقات کرادی گئی جن میں جناب عبدالمنان عمر صاحب (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے) بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ میرا مستقل رابطہ جن سے قریباً سارا وقت رہا وہ وہاں کی مرکزی لائبریری کے انچارج جو ان دنوں وہاں امامت کے فرائض بھی انجام دے رہے تھے اور ایک لمبے عرصہ سے لاہوری جماعت میں شامل تھے اور نسبتاً معقول آدمی تھے۔ انہیں قاضی صاحب کہہ کر پکارا جاتا تھا اور بڑی عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ مَیں جب بھی وہاں جاتا تھا تو **میرا زیادہ تر وقت قاضی صاحب کے پاس لائبریری میں** ہی گزرتا۔ چونکہ مَیں ہر ہفتے ربوہ آکر بعض احباب سے غیر مبائعین کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہتا تھا اس لئے قاضی صاحب کے ساتھ اکثر بہت ہی دلچسپ گفتگو ہوا کرتی۔ کبھی کبھی تو ایسا محسوس ہوتا کہ وہ نہ صرف یہ کہ بلاوجہ اختلاف رائے نہیں کرتے بلکہ اُن کی خاموشی میں بھی مجھے اپنی باتوں کی تائید نظر آیا کرتی۔

ایک روز اُن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں ایک ایسے صاحب آگئے جنہوں نے یہ معلوم ہوتے ہی کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ مبائعین سے ہے، نہایت دریدہ دہنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدکلامی کی انتہاء کردی۔ قاضی صاحب نے اُن سے بارہا خاموش ہو جانے کے لئے کہا اور بار بار یہ بھی کہا کہ ایسا کلام کرنا ہماری تعلیم نہیں ہے اور یہ بہت ہی زیادتی ہورہی ہے، نہ صرف ایک مہمان کے ساتھ بلکہ اُن (ہمارے خلفائے کرام) کے ساتھ بھی جو یہاں موجود ہی نہیں ہیں...... جب قاضی صاحب کی ساری کوششیں اُن صاحب کو خاموش نہ کرواسکیں تو مَیں اُٹھ کر دوسری طرف چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اُنہیں (غالباً جبراً) رخصت کر کے قاضی صاحب میرے پاس تشریف لائے اور معذرت کی۔ تب مَیں نے اُن سے کہا کہ گزشتہ تین ماہ کے دوران میرے مشاہدہ کا خلاصہ یہی ہے کہ آپ کے اکثر ساتھی محض ذاتی تعصب اور شدید بغض کے نتیجہ میں ہمارے خلفائے کرام کے بارہ میں بدزبانی کرتے ہیں، جبکہ وہ جانتے بھی ہیں کہ ہماری جماعت آپ لوگوں کی ہر بات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کی روشنی میں ہی غلط ثابت کرچکی ہے، چنانچہ جو بدزبانی آپ کے کچھ ساتھیوں نے ایسے پاک وجودوں کے بارے میں کی ہے جو مجھے اپنی ہر چیز سے پیارے ہیں، اُس کا معاملہ تو مَیں اللہ تعالیٰ پر ہی چھوڑتا ہوں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ اب تک میں آپ کے پاس صرف اس لئے آتا رہا ہوں کہ ہماری بحث علمی بنیادوں پر تھی جبکہ آج میرے آقا کے بارے میں جو الفاظ آپ کے چند دوستوں نے آپ کے سامنے کہے ہیں، مَیں آئندہ آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔ اور اب جانے سے پہلے آخری بار آپ سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ کیا یہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تعلیم ہے جس کی طرف آپ مجھے بلانے کے لئے گھنٹوں بحث کیا کرتے تھے۔

میری بات سن کر وہ بہت شرمندہ ہوئے اور اگرچہ انہوں نے مجھے آئندہ آنے کے لئے تو نہیں کہا لیکن یہ ضرور کہنے لگے کہ ''مَیں نے تو کبھی ایک لفظ بھی آپ کے بزرگوں کے خلاف نہیں کہا اور یہ بھی کبھی نہیں کہا کہ آپ ہمارے ساتھ آجائیں اور آپ نے ہمیں جو باتیں بھی بتائی ہیں وہ سب درست ہیں۔'' مَیں نے اُن کے بیان پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں، اُس کا تو یہی مطلب ہوا کہ دل سے آپ بھی یہی جانتے ہیں کہ حقیقی احمدیت کا مرکز ربوہ میں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''یہ تو میں نہیں کہہ سکتا...... لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کا تعلق جس طرف اب ہے، آئندہ بھی اُسی طرف رہے۔ اصل میں تو احمدیت اور حضرت مسیح موعودؑ کا نام ہی ہے جو ہم دونوں لیتے ہیں۔''

مَیں نے عرض کیا کہ میرا اندازہ ہے کہ آپ کا شمار لاہوری جماعت کے بزرگ علماء میں ہوتا ہے اور آپ یہاں پر امامت کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں، یہاں کے سب لوگ آپ سے نہایت محبت اور عزت سے ملتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف آپ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مَیں دراصل آپ کی نسبت احمدیت کی حقیقی تعلیم کے زیادہ قریب ہوں، تو پھر آپ بھی کیوں ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوجاتے۔

اس پر وہ کہنے لگے کہ میری بہت سی مجبوریاں ہیں جو میں ہی جانتا ہوں۔ تیس سال سے یہاں ہوں۔ (انہوں نے اپنے بچوں کے حوالے سے اور اپنی بعض ذاتی مجبوریوں کا ذکر بھی کیا)

تب مَیں نے پوچھا کہ اگرچہ آج میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ آئندہ آپ کی جماعت کے افراد سے کبھی بحث نہیں کروں گا کیونکہ آپ لوگ سب کچھ جانتے ہوئے بھی ملاؤں کی طرح حق قبول نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن مجھے صرف اتنا بتادیں کہ آپ کے نزدیک ایسی کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے یہ نصیحت کررہے ہیں کہ مَیں جہاں ہوں، وہیں رہوں۔

اس پر قاضی صاحب نے بڑے تأسف اور کرب کے ساتھ (جس کا شدید اظہار ان کے چہرے سے عیاں تھا) یہ جواب دیا کہ: ''آپ کے پاس خلافت ہے اور ہم اس سے محروم ہیں۔''

قاضی صاحب کی یہ بات سن کر خوشی سے میری جو حالت ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔ کیونکہ یہی تو وہ اصل نتیجہ تھا جس تک پہنچنے کے لئے گھنٹوں ہماری بحث ہوا کرتی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد مَیں نے ان سے کہا آپ یقیناً درست فرمارہے ہیں لیکن اب براہ کرم یہ بھی بتادیں کہ آپ خلافت کو کیوں مقدم سمجھتے ہیں۔ اور ایسا کیا ہے جو خلافت نے ہمیں دیا اور آپ اُس سے محروم ہیں۔ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ ''خلافت نے آپ کو جو جرأت دی ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ اور باوجود ضیاء الحق کے آرڈیننس کے بھی آپ لوگوں نے اپنی تبلیغ اور دوسری سرگرمیوں میں کمی نہیں کی بلکہ آپ کے خلیفہ صاحب نے ہر مشکل وقت میں ایسا فیصلہ کیا ہے جس نے آپ کی جماعت کے بچے بچے کو ہر قسم کی مشکل کا جرأت سے ساتھ مقابلہ کرنے کی ہمت دی ہے......''۔

پھر میں کچھ دیر اُن سے مزید باتیں کرتا رہا اور مجھے یہ معلوم کر کے نہایت درجہ مسرّت ہورہی تھی کہ ایک شریف النفس غیر مبائع کے نزدیک خلافت کا کیا مقام ہے اور خلیفۂ وقت کا وجود جماعت احمدیہ کو غیر معمولی ترقیات کی طرف سرعت سے چلانے کے لئے کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔

کچھ دیر بعد قاضی صاحب نے اپنا ایک واقعہ بھی بیان کیا۔ وہ کہنے لگے کہ انہیں سابقہ فسادات (۱۹۷۴ء) کے دنوں میں راولپنڈی کی احمدیہ مسجد کے قریب ہی کسی جگہ (اندرونِ محلّہ) جانا تھا لیکن وہ تنگ گلیوں میں سے گزرتے ہوئے، احمدیہ مسجد کے قریب پہنچ کر، کوشش کے باوجود بھی مسجد کو تلاش نہ کرسکے۔ کسی دوسرے شخص سے اس لئے نہیں پوچھا کہ کہیں وہ احمدی سمجھ کر پٹائی نہ کردے۔ جب تھک گئے تو انہوں نے ایک دس سالہ بچے کو اکیلا دیکھ کر پوچھا کہ ''بیٹے! یہاں مرزائیوں کی مسجد کہاں ہے؟'' اس پر بچے نے پوچھا: ''کیا آپ احمدی ہیں؟'' انہوں نے سوچا کہ ہوں تو احمدی ہی لیکن کہیں یہ بچہ شور نہ کردے اور پکڑا جاؤں، اس لئے جھوٹ بولا اور کہا ''نہیں''۔ تب اس بچے نے کہا ''میں احمدی ہوں، آیئے مَیں آپ کو اپنی مسجد میں لے جاتا ہوں۔'' اور پھر وہ بچہ انہیں اپنے ساتھ لئے مسجد کی طرف چلا اور دُور سے ہی مسجد کی نشاندہی کرنے لگا۔ تب انہوں نے اسے کہا کہ تم اب واپس جاؤ، آگے میں خود ہی چلا جاؤں گا۔

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد قاضی صاحب بڑے دکھ سے کہنے لگے کہ: ''اُس بچے کی جرأت آج آپ کی ساری جماعت میں نظر آتی ہے اور ہم اس سے محروم ہیں۔ اس لئے میں دل سے آپ کو کہتا ہوں کہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں۔''

پھر مَیں نے انہیں بتایا کہ خدا کے فضل سے میں نہ صرف خلافتِ احمدیہ کا ادنیٰ غلام ہوں بلکہ واقفِ زندگی بھی ہوں۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲ر ستمبر ۲۰۰۸ء)